

اشاعت فروری ۲۰۰۸ء

امام احمد رضا رحمہ اللہ

# علمائے دیوبند کی نظر میں

عزیم شاہ بخاری



بہشت خدائے

فوز میں

حسام المؤمنین

کنز الایمان

فتاویٰ رضویہ

تہذیب الہیہ

جمعیت اشاعت اسلامیت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

خدا نے قدر کا کردار کرور احسان کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب حبیب رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی امت میں پیدا فرمایا خدا نے بزرگ و بزرگاکرم بلائے کرم کہ اس نے امت محمدیہ میں سے ہمیں فرقہ ناجیہ الملت و جماعت میں داخل فرما کر پچھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا واسن ہمارے ہاتھوں میں دیا۔

آج کل امت مسلمہ اپنی تاریخ کے ایسے دورا ہے پر کھڑی ہے جب ہر طرف انکار و افتراق کی ایسی آگ لگی ہے کہ ہر چہ را ہے اور ہر جگہ میں ایسا درجہ فرسا اور افروتناک منظر نظر آتا ہے کہ مسلمان متحین چڑھا چڑھا کر اور نشتے پھلا پھلا کر علم غیب مطلق رحمۃ اللہ علیہ اور سرکار کرم علیہ السلام کے علم غیب اور حاضر و ناظر ہونے پر مباحثہ و مجادلہ کرتے نظر آتے ہیں۔

مسلمانوں میں جنگ و جدل کی یہ کیفیت بیش سے نہ قہی بلکہ یہ آج سے کوئی دو سو سال قبل کی بات ہے جب نجدی دیوبندی عقائد و نظریات کے حامل ابن عبد الوہاب نجدی کی ٹپاک ذریت مولوی اسماعیل دہلوی قیل نے اپنے انگریز سرکار کے اشارے پر تقویت الایمان لکھ کر مسلمانوں کے درمیان اس ناختم ہونے والی خلیج کا سبک بنیاد رکھا۔ اسماعیل دہلوی کو اپنی تصنیف تقویت الایمان کے بارے میں اس امر کا احساس تھا کہ اس کتاب سے انتشار پھیلے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ منتشر ہوگا مگر ان تمام امور کے باوجود یہ کتاب شائع ہوئی اور مسلم بھتیجی کو پارہ پارہ کر گئی۔ چنانچہ اپنی جگہ سے ردائی سے قبل مولوی اسماعیل دہلوی نے ایک بھرے مجمع سے جو تقریر کی وہ ملاحظہ فرمائیے۔

”میں جانتا ہوں کہ اس (تقویت الایمان) میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نام کتاب	_____	اعلیٰ حضرت علامے دیوبند کی تقریریں
مصنف	_____	حضرت علامہ مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری
نفاست	_____	۵۶ صفحات
تعداد	_____	۱۰۰۰
سن اشاعت	_____	نومبر ۱۹۹۶ء
پتہ	_____	دعائے خیر تہجی معاونین

-----☆☆----- ناشر -----☆☆-----

جمعیت اشاعت اہلسنت

فور مسجد کانڈی بازار کراچی ۳۰۰۰۰

نوٹ : بیرون جات کے حضرات براہ کرم تین روپے کے ڈاک گٹ ضرور ارسال کریں

ہیں اور بعض، جبکہ تصدیق ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو غنی شرک ہیں شرک جلی لکھ دیا گیا ہے اس وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ شورشِ ضرور پھیلے گی۔" (بانی ہندوستان صفحہ نمبر ۵۵)

کچھ بھی ہو اس کتاب سے دہلی دیوبندی اور ان کے سرکارِ انگریز جو قاعدہ افغانا چاہتے تھے وہ انھوں نے خرب افغانا اور مسلمانوں کے اندر فتنہ و فساد کا ایسا بیج بویا جس کا تلخ و ناگوار پھل مسلمان آج تک کٹ رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس کے بعد کچھ ایسی عمارت گر ایمان کتابیں کھسی گئیں جن کی ایمان سول کھری مہارت انفراتق بین المسلمین کا باعث بنیں اور آج بھی چند ایسے گروہ ہیں جو کہ ان کتب جن میں "حفظ الایمان"، "تقویۃ الایمان"، "قادی رشیدیہ" اور "تخذیر الناس" شامل ہیں کو اس طرح حرز جاں بنائے بیٹھے ہیں کہ گویا وہ وحی الہی اور اب ان میں کسی زیم یا تبدیلی کی بالکل گنجائش نہیں۔ حالانکہ اسی حفظ الایمان کتاب میں سرخیل دیوبند اشرف علی قادی نے گستاخی رسول کی وہ شرمناک مثال قائم کی ہے جو قرع بھی تاریخ کے سینے پر ایک بے فدا وارغ کی مانند مسجود ہے وہ لکھتا ہے۔

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر قبول زید صحیح ہو تو دریافتِ طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا قصصیں ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و بچوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے حاصل ہے۔" (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اس قسم کی ٹپاک جہالت وہی کر سکتا ہے جس کے کان کبھی شرم و حیا جیسے الفاظ سے آشنا تک نہ ہوئے ہوں۔

اس طرح جلی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم یلوتوی نے عقائد و نظریات اسلام کے ساتھ ایسا بھونڈا اور گستاخانہ ذراقی کیا جس کی مثال اس سے پہلے روئے زمین پر نہیں

ملتی۔ وہ اپنی مطعون کتابِ تخریر الناس میں یوں بکواس کرتا ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو بھی خاتیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری ہیں مگر اہل علم پر روشن تقدیم یا تاخر زمانہ بالذات کچھ فیصلت نہیں۔" (الایمان والحقیقہ)

اس گستاخانہ عبارت نے قصرِ فتنہ نبوت میں گویا نقب والے کا کام انجام دیا اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے لئے فتنہ نبوت کے بندہ دروازے گویا کھول دیے۔

تیسرا مولوی ظلیل احمد قصبہ بھوی جو کہ رشید احمد گنگوہی کا دام بھلہ تھا اس نے اپنی کتاب براہین قاعدہ میں اپنے ہم کی جنش سے ایک ایسی گندی اور پھوہر عبارت "پرو قرطاس کی جو کہ رسول و وحی کی یقینی پابندی علی تصویر ہے۔ ذرا توار کی قلم ملاحظہ ہو۔"

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخر عالم کو خلافِ نصوصِ قرآنیہ کے بلا دلیل محض قیاس قاعدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی؟ فخر عالم کی وسعت کی کون سی نص نکلی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے؟" (نقل کنز کفرناشہ) زمین پست کیوں نہیں گئی؟ آسمان قائم کیسے ہے۔ ایسی ایسی گستاخیاں دیکھنے کے بعد

کہیں "تقویۃ الایمان" میں لکھا کہ "اللہ چاہے تو ایک کن میں کروڑوں محمد پیدا کر دے" کہیں لکھا گیا کہ "گوئی چھوٹا ہوا یا بڑا اللہ کی شان کے آگے ہمارے زیادہ ذلیل ہے" کہیں لکھا کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں" یہی وہ گستاخانہ "لہذا نہ اور گمراہ کن عبارات ہیں جنہوں نے خرمنِ مسلم کے لئے بارود

کلام کیا ہے اور انہی میں سے اول الذکر تین عبارات پر امام اہلسنت نے ان کے کلمے والوں اور تصدیق کرنے والوں پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔

ملت اسلامیہ کی تاریخ کا یہ ایسا دنگداز و عبرت انگیز باب ہے جس کو پڑھ کر ہر مسلمان کی گردن شرم و غیرت سے جھک جائے گی اور اس کی آنکھیں کھلنے کے آنسو روئیں گی۔ ہم تو حیران ہیں کہ جب یہ تاریخ کسی ہندو 'صیالی' سکھ اور پارسی کی نگاہ سے گزرتی ہوگی تو وہ اسلام اور قادیان اسلام کے بارے میں کیا رائے قائم کرتے ہونگے۔ وہ لوگ تو اسماعیل دہلوی اور اشرف علی تھانوی کی گستاخانہ پالیسی پر دوسرے قادیان اسلام کو بھی قیاس کرتے ہوں گے۔ اور اس کدو اور گندہ آئینے میں تمام ہی قادیان اسلام کی تصویر دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ کاش! حضرات اُخلاف دیوبند ان واقعات پر نظر ثانی کریں اور ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ زہر کو تریاق کہہ کر شجرہ اسلام پر کیسی پیش رفتی کر رہے ہیں۔ کسی کو معتقد اور چیرا مان لینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کے جرم و خطا کو بھی ثواب و عبادت کا مرجع دیا جائے رات کی تاریکی کو دن کا اہلال اور آگ کے انگارے کو شاداب پھول کہنا کہیں کی عقلندی ہے۔

اب بھی وقت ہے اسے دیوبندیو! تم ٹھنڈے دل سے سوچ کر تسماراً غمیرہ گوارا کرتا ہے کہ رسول خدا ﷺ ہمارے زیادہ ذلیل اور ذہہ ناخیز سے کمتر ہیں اور محبوب خدا کا علم گائے، بیل اور جانوروں جیسا ہے۔ ذرا سوچو! تمہارے اکابر اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی اور اسماعیل دہلوی نے جو کچھ لکھ دیا وہ پتھر پر لکیر نہیں ہے۔ خدا را! تم اپنے اور قوم مسلم کے حال پر رحم کھاؤ اور قدرت کی اس گرفت سے ڈرو جو سب سے زیادہ سخت ہے اور اس کا عذاب دردناک ہے 'کیا تم بھی یہ نہیں سوچتے کہ آج کی دنیا میں اگر تمہارے جیسے کو کوئی آنکھ دکھا دے یا انگلی اٹھائے تو تم لانے مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو ایس لئے نہ کہ وہ تمہارا چیتا و محبوب ہے پھر تم

نے یہ کیوں نہ سوچا کہ جس کو تم ہمارے زیادہ ذلیل یا گاؤں کا چودھری کہہ رہے ہو وہ محبوب خدا ہے 'کیا تم قرآنی کو اپنے حق میں چیلنج کر رہے ہو کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم تو اپنے محبوب کی حمایت میں کوہ آتش فشاں بن چکے ہو اور غیرت خداوندی کو تمہاری دریدہ دہلی پر جنم بھی نہ ہو سکے گی۔ اب بھی وقت ہے کہ تعصب و تنگ نظری کی گرد کو ہماز کو انصاف پسندی اور نیک نیتی سے ان کتابوں کا مطالعہ کرو اور چند علماء کے نشر محبت میں سرشار ہونے کی بجائے اگر ممکن ہو تو بھی مشق رسول ﷺ کی عینک لگا کر ان کتابوں کا مطالعہ کرو۔ ہو سکتا ہے قلیق الہی تمہارا ساتھ دے اور تم اپنی بڑیوں اور بیٹوں کو عذاب جنم سے محفوظ رکھ سکو۔

اسے پودر نگار عالم! اب اس سے بڑھ کر قیامت کی اور کیا نشانی ہوگی کہ تیری خدائی میں ایسے سرکش اور باقی بھی ہیں جو تیرا رزق کھاتے ہیں اور تیرے ہی محبوب کو کالیاں دیتے ہیں؟ اے خالق کائنات! اب بات حد سے بڑھ چکی ہے 'آج کلمے بنوں تیرے محبوب کے علم پاک کو جانوروں 'پاگوں' بہائم کے علم جیسا کہا جا رہا ہے۔ شیطان و ملک الموت کے علم کو نص قرآنی سے ثابت کیا جاتا ہے مگر محبوب کروکار کہ جس کے لئے کبھی کا قرش سجایا گیا جو وجہ حقیقی کائنات اور وجہ وجود کائنات ہیں کہ لئے علم حب مانے والوں کو مشرک کہا جاتا ہے۔ اے رب قدر! یہ کیسا اندھیر ہے کہ نماز میں گائے، بیل کا خیال لانے سے تو نماز ہو جائے مگر تیرے پیارے محبوب سرکارِ دو عالم ﷺ کا خیال لانے سے نماز فاسد ہو جائے۔ اے مالک مجرد برا یہ وقت تیرے محبوب کے جانوروں پر کتنا نغصن اور ان کی عقیدت اور محبت کا کیسا سنگین امتحان ہے کہ ہم جیسے تیری محبت کے بارگاہ بے کس پناہ میں گاہیوں کی بوچھاڑ ہوتے دیکھ رہے ہیں آج نہ جانے کتنی ایسی رسوائی زندہ کتابیں ہیں جن میں تیرے پیارے محبوب کی عظمت و تقدس پر حملہ کیا گیا ہے اور نہ جانے

اسلامی لیبل پر کتنے ایجنٹ ہیں جن پر دن دہائے ناموس رسالت کی بے حرمتی پر شعلہ بار تقریریں کی جاتی ہیں۔

کیسا دردناک سانحہ ہے کہ چند مولویوں کے علم و قلم کی لاج رکھنے کے لئے نہ صرف یہ کہ محبوب خدا کو گالیاں دی جاتی ہیں بلکہ کرفوں مسلمانوں کے درمیان موجود اختلاف کی اس طغیج کو پاشنے کی بجائے اور گمراہ کیا جاتا ہے۔ لاش اے لاش کے یہ گردنیں جو آج اکڑا کر محبوب کرمگاہ کو برا بھلا کہنے میں مصروف ہیں آستانہ نبوت پر جھک جاتیں۔

الحمد للہ ہمارا مسلک مسلک اہلسنت و جماعت و تقویٰ اور ظلو کی انتہا پسندی سے بالکل پاک و صاف ہے، پھر بھی آج کل کے بعض فتنہ پرور الٹا چور کو قاتل کو دانسنے کے صدق الزام لگاتے ہیں کہ علمائے اہلسنت بھی محفلہ اللہ گستاخ رسول ہیں۔ آج ہم ساری دنیائے دیوبندیت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ جہاں چاہے ہمارے اکابر کی مہارات کو بلا کسی تردد و تامل کے پیش کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اکابر نے جو کچھ کہا ہے وہ یا تو قرآن کی تفسیر ہے یا حدیث کی شرح ہے یا پھر اقوال و افعال صحابہ سے اس کی دلیل ملتی ہے۔ علمائے دیوبند کی طرح شریعت میں من بنی تعریف نہیں کی اور نہ ہی بے پڑی اڑاتی ہے۔

ہمارے امام نے تو ہم کو یہ سکھایا ہے کہ جس سے اللہ و رسول کی شان میں اذلی توہین پاؤ پھر وہ تسمار کیا ہی پیدا رکھیں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا گستاخ دیکھو پھر وہ تسمار کیا ہی بزرگ معظم کیلئے نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے کھمی کی طرح نکال کر پیچک دو میں پونے چودہ برس کی عمر سے لیکر تاتا رہا اور اس وقت پھر بھی عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنے ذہن کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا۔ نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیا ہو اور

جہیں کیا جائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو جبکہ اللہ قائم ہو چکی اب میں قبر سے اٹھ کر تسمارے پاس ہائے نہیں اٹھوں گا۔ جس نے اسے ستا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لئے عقلت و ہلاکت ہے۔ یہ تو خدا اور رسول کی وصیت ہے جو ہمیں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ عائنین کو اس سے آگاہ کریں۔ (صالحا شریف صفحہ ۸) ہمارا اس کتاب میں علمائے دیوبند کا تذکرہ کرنے کا مطلب ان کی توصیف یا ستائش ہرگز نہیں بلکہ ہمارا مصلحہ نظر دنیا کو یہ بتانا ہے کہ جس احمد رضا کو آج کل کے وہابی دیوبندی مشرک 'کافر' بدعتی اور ناجائز کیا گیا کتنے ہیں ان کے اکابر اور ان کے گرد اس احمد رضا کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے۔ یہ ہمارے امام کی شان ہے کہ اپنے تو اپنے ضرور اور غیر بھی ایسے کہ جو ہر وقت ہمارے امام کے مخبر و خواہ کے زیر مراقب رہتے تھے وہ بھی ہمارے امام کی تعریف میں مطلب اللہ ہیں۔

اپنے اپنے تو پھر اپنے ہیں انہوں کا ذکر کیا

اکابر کی زبان پر بھی چڑھا تسمار ہے الحمد للہ ہم آج بھی اپنے امام احمد رضا کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ اور رشید احمد منکوی، اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی اور ظلیل احمد جہنپوری جن پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مسامحہ الحرمین" میں کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے کہ کافر مانتے ہیں۔ اور ان تمام دیوبندیوں کو جو کہ اپنے ان اکابر کی گستاخانہ عبارات پر مطلع ہونے کے باوجود انہیں اپنا پیٹرا اور رہبر تسلیم کرتے ہیں مگر وہ مانتے ہیں۔

جمیعت اشاعت اہلسنت اس رسالے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی ۳۶ ویں کڑی کے طور پر شائع کر رہی ہے جمیعت فاضل معصف سے معذرت خواہ ہے کہ چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر اس رسالہ کی اشاعت مہینہ قبل کا شمار ہوتی رہی ہم دعا کرتے

ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کرم ﷺ کے مدد و تھیل مصنف کی عمر میں علم میں رحمت و برکت عطا فرمائے اور انہیں تادیب اسی طرح مسک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ کارکنین کی سولت کے لئے حوالہ جات کتب کے آخر میں نقل کیے گئے ہیں۔

اے رب قدرت! ہم تیرے امتحان کے قابل نہیں اپنی معز و توفیق کا احساس رکھتے ہوئے ہم حیرت بارگاہ عدالت میں عہد و پیمان کرتے ہیں کہ ہم عمر کے آخری لمحہ تک تیرے اور تیرے رسول کے دشمنوں پر نفرون و ملامت کرتے رہیں گے اور ان کی ہر گستاخ و بے ادب تحریر و تقریر کا دندان شکن جواب دیتے رہیں گے تو ہمیں اس راہ میں استحکام و استحکام عطا فرما اور ہمارے سینے کو اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی محبت کا گنبد بنا دے۔

اے علیم و خبیر! تو دلوں کے ہمید جاننے والا ہے، تو جانتا ہے کہ ہمارا یہ اختلاف زرا یا زہن کی بنیاد پر نہیں، جائیداد یا دولت کے چٹن نظر نہیں، محض تیرے محبوب کی بارگاہ میں وفاداری کا سوال ہے جو تیرا اور تیرے رسول کا ہے وہ ہمارے گلے کا ہار ہے اور جو تیرے مصطفیٰ کا ہائی ہے اس سے ہمیں کوئی رشتہ و تعلق نہیں ہمارا تو یہ طرہ امتیاز ہے۔

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے  
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند  
سگان غوث و رضا  
اراکین جمعیت اشاعت السنۃ

## پیش لفظ

از فلاح و ہدایت جناب سید تبسم بادشاہ بخاری

یہ سوچ کر آکھ سے اشک نہیں، تقدیر فو نیک پڑتا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے معطر اور لہلہائے گلشن پر چار جانب سے طرح طرح کی بدعتیہ گری اور گمراہی و ملامت کی چلتی ہوئی ہے عجباً زہری ہو انہیں اس کی بماروں کو دھیرے دھیرے چاقی چلی جا رہی ہیں مگر اس کے باطن اس احساس تحفظ سے بے نیاز اور انجام سے بے خبر اپنی اپنی مصلحتوں کا شکار ہو کر چپ سادے اس کے اجڑنے کا نظارہ کر رہے ہیں۔ کچھ حضرات مصلحت کی بین بجا رہے ہیں جس کی مصور کن آواز پر معاندین کے بڑے بڑے ”ہنگ“ بھجوتے نظر آتے ہیں۔ ان مصلحت کل حضرات کے مشعین پر بھی جادو چل چکا ہے۔ اتحاد بین المسلمین اور فرق پرستی کا خاتمہ کر دینے کا نام علوٰیہ اور طلال و قرام ایک ہنڈیا میں پکانے کے درپے ہیں، خانقاہی نظام بگڑتا چلا جا رہا ہے۔ دولت کی ریل تیلی ہے۔ تبلیغ شپ ہے۔ سازدادگان و بیوزادگان (مستقلہ لازم) سنتوں کے تبارک اور قرآن و واجبات سے غافل ہیں۔ انکساری و غازی کی جگہ کبر و خور نے لے لی ہے۔ مدق و انصاف پر نائنش و نمود کا پردہ پڑتا جا رہا ہے۔ ایک طرف رانجیت کا مہریت جڑے کھولے کھات لگائے کھڑا ہے، دوسری طرف دہایت کا ناگ بچن بچلائے ناگ میں بیٹھا ہے اور غیر مقلدیت و غارجیت کے جھنگر لباس سنت کو چاننے کے لئے تیار ہیں، ادھر مرزائیت کے بے رحم بھیرے اس کو گھٹنے کے لئے منہ کھولے بھر رہے ہیں۔ دسی سسی سرحدیہ تعلیم کے دلدادگان نے نکال دی ہے جو اسلامی تعلیمات سے بیزار و متنفر ہیں اور قرآن و حدیث کی بنیادی تعلیمات کو ”بنیاد پرستی“ کا نام لے کر اس کو امت مسلمہ کے لئے (مجاز اللہ) زہر قرار دے رہے ہیں یہی وہ طوفان بدعتیہ ہے جہاں ایک مسلمان کو اپنا ایمان بچانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔

اس دور کا سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ دعوہ بدعت کا ہے جنہیں وہابی کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس طبقہ نے بظاہر سنت ہی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے یعنی ہم رنگ زین جال بچھا رکھا ہے جس میں یہ بڑی آسانی ہے اپنا شکار پھانس لیتے ہیں۔ ان کی سرکوبی

کے لئے ہر فرعون، راموسی کے صدیق اللہ تعالیٰ جل جہدہ نے بریلی شریف کے اندر ایک موثق کاغذ جو مسودہ پیدا فرمایا جس نے ڈٹ کر ان کے باطل نظریات کی جگہ کی اور حق کی تمنا کی و آبداری میں اضافہ کیا۔ علمی و دینی بصیرت سے بے بہرہ و نا آشنا طبقہ آج ان پر نا حق الزام تراشیدوں میں مصروف ہے گویا چراغِ مرید نورِ آفتاب سے مصروف پیکار ہے۔

مذہب: کہ جس امام اہل سنت کی دعا گو عرب و عجم میں بھی ہوئی ہے جس کی زندگی ایک ایک لمحہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں بسر ہوئی اسے بے دھڑک مشرک اور بدعتی کہہ دیا جاتا ہے۔ ذریعہ نظر متقلد ایسے ہی لوگوں کے منہ پر ایک لہانچہ ہے۔ یہ متقلد محترم جناب سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ کی ضخیم کتاب "امام احمد رضا حنفی کی نظریات" کا ایک باب ہے۔ انھوں نے سن ۱۳۸۶ھ میں یہ کتاب ترتیب دی اس پر باہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی) نے مقدمہ رقم فرمائی۔ یہ مقدمہ آپ کی تعریف آمیزہ رضویات جلد اول مطبوعہ کراچی سن ۱۳۸۸ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

مصنف نے کتاب پر نظر ثانی کرتے ہوئے کچھ مزید اضافہ کیا اور اس کو پندرہ ابواب میں تقسیم کر کے دوبارہ مسودہ طبع پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ کی خدمت میں ارسال کر دی تاکہ مقدمہ پر بھی نظر ثانی ہو جائے۔ آپ نے مقدمہ پر نظر ثانی فرماتے ہوئے کتاب کی اہمیت اور واضح کر دی (یہ مقدمہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے)۔ کتاب کے اس باب "امام احمد رضا علامہ دیوبند کی نظریات" کو ادارائے تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے اپنے سالانہ معارف رضائن ۱۳۹۵ھ کے انٹرنیشنل ایڈیشن کی قیمت بتایا۔ اس کے علاوہ ماہنامہ "اقبال السید" لاہور نے اس مقالے کو قسط دار اہل علم کے ہاتھوں تک پہنچایا۔ ماہنامہ "نور الحیب" بمبئی پور (اوکاڑہ) نے بھی قسط وار شائع کیا۔

حال ہی میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن (انڈیا) کے ریسرچ اسکالر جناب شفیق اقبال صاحب نے اسی مقالے کی تحفیس روزنامہ دہلی دکن حیدرآباد (انڈیا) ۳۱ اگست سن ۱۳۹۳ھ کی خصوصی اشاعت میں شائع کرانی۔

مقالے کی اہمیت کے پیش نظر ادارہ جمعیت اشاعت الہنت پاکستان اب اس کو کتابی صورت میں قارئین کی نذر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش و سعی کو قبولیت کے درجے سے مستجاب فرمائے۔

مولوی حسین احمد غامدی نے "شباب عاقب" میں "فردوس شاہ قصوری نے "چراغِ سنت" میں "ڈاکٹر خالد محمود سیالکوٹی دیوبندی نے "مطالعہ بریلویت" میں اسی طرح مختلف رسائل و جرائد میں مسئلہ فقہی میں ذہانت و شرافت سے بے نیاز ہو کر امام احمد رضا علیہ الرحمۃ پر مختلف قسم کے الزامات نا حق خاندہ کئے گئے ہیں۔ ذریعہ نظر متقلد میں دیوبندی مذہب کی تقریباً ۵۶ اہم شخصیات کے تاثرات سے تمام الزامات بے بنیاد ثابت ہو کر خس و خاشاک کی طرح بگڑے۔ اور ردِ روش کی طرح واضح ہو گیا کہ علامہ دیوبند کے نزدیک بھی امام احمد رضا بریلوی فقہ حنفی ہی کے پیروکار تھے، وہ صرف "مؤمن احمد پر شدت کیجئے" کے قائل تھے، تنبیہ کے معاملہ میں بے حد محتاط تھے، اگر بیرون کے سخت مخالف تھے، انھوں نے قندِ رفض کے اندواں میں بت موثر کام کیا، ان کا ترجمہ قرآن اپنے ہم عصر عربیین کے ترجموں سے کہیں بہتر اور افضل ہے، عشقِ رسول اللہ ﷺ نے ان کو علمی و دینی اور فکر و فن کے بے شمار پہلوؤں کی بلندیوں پر پہنچایا، وہ حرمِ مجددہ تعظمی کے قائل تھے (اس موضوع پر انھوں نے ایک کتاب (البرہۃ الزکیہ تحریم حدود التجرۃ تعریف فرمائی) حنفیوں کا یہ کہنا کہ "ان کے استاد قادری تھے" یہ کذابوں کا بہت بڑا کذب ہے، قادریت کے رد میں آپ کی کتب شاہدِ عدل ہیں، اور ان تاثرات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ علامہ دیوبند کے نزدیک بھی درحقیقت وہ بدعات و منکرات کا ردِ مبلغ فرماتے والے تھے، لہذا ان پر تمام الزام تراشیدوں محض کسی اور معاندانہ جذبے کے تحت ہیں۔

انعامِ محنگو پر تہن کا امام اہل سنت غزالی دورانِ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی الرحمہ کی ایک عبارت نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :

"دیوبندی مبلغین و مناظرین اہل حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال طاہر کی بعض عبارات بزمِ خود قائل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔ اس کے متعلق سرورِ مکتبہ انا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی

الواقع علماء اہلسنت کی تکفیر کرتے جیسا کہ علمائے اہل سنت نے علمائے دیوبند کی عبادات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبادت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا۔ نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا۔ (الفتح والمین صفحہ ۳۵، مکتبہ نوریہ، ساہیوال)

قارئین اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ مرتب کفریہ عبادت کی موجودگی میں فتویٰ کفر کا نہ کرنا احتیاط ہرگز نہیں بلکہ احتیاط یہی ہے کہ مرتب کفریہ عبادت پر فتویٰ کفر دیا جائے ورنہ بقول مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی درہتلی فتویٰ نہ دینے والا عالم خود کافر ہو جاتا ہے۔ (دیکھئے "اشد العذاب")

اللہ تعالیٰ بل جہدہ اپنے حبیب کرم ﷺ کے طفیل گمراہوں کو ہدایت بخشنے اور ہم سب اہل ایمان کو صراطِ مستقیم پر قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر العباد حبیب بخاری مفتی محمد

۸ محرم الحرام سن ۱۴۳۵ھ

۱۹ جون سن ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## امام احمد رضا بریلوی علمائے دیوبند کی نظر میں

حتم غریبی کی ابتدا ہے اعلیٰ حضرت مولانا محمد امجد رضا خان بریلوی قدس سرہ دنیائے اسلام کی جتنی عظیم الشان شخصیت تھی اتنی ہی زیادہ علم اور انصافی ان کے ساتھ روا رکھی گئی۔

اس علم اور انصافی میں نہ صرف بیگانے بلکہ اپنے بھی برابر کے شریک ہیں۔ بیچنوں کے علم و حتم کا فکار کون نہیں ہوتا، مگر ردنا اور انفس تو انہوں کے علم و حتم کا ہے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ سے اپنی عقیدت و محبت کا دعویٰ تو کیا مگر آپ کا عوام و خواص میں کساخہ تعارف نہ کرایا اور اگر مختصر تعارف کرایا بھی تو ایسا نہ کرایا جو وقت اور زمانے کا اقتضا تھا۔ ان پر کتابیں لکھتا تو درکنار خود ان کی اپنی تصانیف بھی دربارِ طاعت سے آراستہ کر کے مندرجہ شود پر نہ لائی گئیں۔ الغرض انہوں کی خاموشی کے ماحول نے بیچنوں کے لئے فضا اور سازگار بنا دی۔ یہ ایک مسئلہ حقیقت ہے کہ جو جتنا بڑا ہوتا ہے اس کے حقائق بھی اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں چنانچہ جاننے والے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی علمی شخصیت کو مسخ کرنے کی ایک منظم تحریک چلا دی۔ آپ کا صحیح حلیہ اور علمی و فنی شہرہ طاق لیان میں رکھ کر تسمیوں، دشنام طرازیوں اور بے بنیاد الزامات کے انبار لگا دئے۔ مشہور کیا گیا کہ وہ ایک نئے فرقے کے بانی تھے، وہ کفر المسلمین تھے، انہوں نے بدعتوں کو عام کیا، وہ ائمہ ربڑوں کے ایجنٹ تھے وغیرہ وغیرہ۔

صرف الزامات ہی پر مبر نہیں کیا گیا بلکہ دل کھول کر اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ پر سب و شتم اور گالیوں کی بوجھاؤ کر دی۔ ایک مشہور دیوبندی عالم نے تو اپنی ایک کتاب میں چھ سو چالیس گالیاں لکھ کر اور شائع کر کے گالیوں کا عالمی ریکارڈ قائم کر لیا۔ (۱)۔

اس طرح اعلیٰ حضرت کی عظیم عبرتی شخصیت انہوں کی سرزمین اور اغیار کے عقائد و حد و شمار کا شکار ہو کر رہ گئی۔ آپ کی علمی کاوشوں پر دہڑ پڑے پڑتے چلے گئے۔ بد گمانیوں اور الزام تراشیوں کے غبار میں باعینا حتم کے اہل علم تک آپ کی شخصیت



مشہد ہو کر پہنچی۔ یہی وجہ اور البیہ ہے کہ اہل علم چودھویں صدی کی جامع العلوم و الکلمات اور سچے عاشق رسول ﷺ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے حق میں گلہ خیز کم نہ کیا مگر یہی پسند نہیں کرتے تھے بلکہ خطر ہو جاتے تھے۔ آپ کے مخالفین خوشی سے جامہ میں پھولے نہ ساتے تھے کہ ہم نے اس عظیم ہستی کی شخصیت کے فضائل و مناقب کو ذائل کر کے ان کے عظیم کارناموں پر پانی پھیر کر ایک عظیم کام سر انجام دیا ہے۔

اپنے حیران و پریشان ہونے کے ہم نے اپنی عظیم شخصیت کو کیوں نظر انداز کیا؟ ان کے دینی، علمی، فکری اور فنی کارناموں سے دنیائے اسلام کو کیوں نہ متعارف کرایا؟ ہم نے یہ سراسر نا انصافی اور ظلم کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ بھی معظم اور کثیر اخیار شخصیت کے وصال یا کمال کے تقریباً ۵۵ برس بعد اپنے خواب غفلت سے بیدار ہوئے کہ جب تک اعلیٰ حضرت کے اصل علمی کارنامے اور آپ کے باوی میدان کا تعین نہ کیا جائے اس وقت تک آپ کی زندگی اور کارناموں کو بھٹکا ہے حد دشوار ہے۔

مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ عالی، فخر السادات علامہ سید ریاست علی قادری مدظلہ عالی، حکیم اہل سنت حکیم موہی امرتسری مدظلہ عالی اور شیخ الاسلام علامہ سید محمد علی میاں مدظلہ عالی (سرست المیران، بیجی) اور چند دیگر علمائے کرام نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ بھی جامع الصفات شخصیت کو جس احسن انداز سے متعارف کرایا ہے پوری دنیائے اسلام ان کی احسان مند ہے۔

یہ بات اہل علم و الفہم ہے کہ ہزار بار بھی اگر افکار کیا جائے اور زبان بندی کی کوشش کی جائے تو یہ یمن ممکن ہے کہ زبانوں پر تاملے چڑھائے جائیں لیکن حقیقتوں کو افکار سے بدلائیں جا سکتا وقتی طور پر پردہ ڈالنے میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے لیکن دیر تم چڑھانے کے باوجود بھی واقعات و حقائق کو منایا نہیں جا سکتا۔ مخالفین کے کھودے ہوئے پینڈہ کے باوجود حقیقت نہ مٹ سکی اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے خلاف شرک و بدعت کے الزامات بے سرو پا اٹھائے معلوم ہوئے۔ اب تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فضل و کرم سے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ پر کام کی رفتار پورے عروج پر

ہے۔ ملک و وطن ملک محققین بارہ سوچ رہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر کی تیس سے زائد پندرہ سوئوں میں کام ہو رہا ہے۔ بعض جگہ علمی و تحقیقی کام ہو چکا ہے اور کئی اسکالرز اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی زندگی کے مختلف پیلوں پر لپا انچ ڈی کر چکے ہیں اور کئی کر رہے ہیں۔ (۲۶)

الحمد للہ آج دنیا کا گوش گوشہ ذکر رضا قدس سرہ سے معمور ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیکڑوں تصانیف بنی آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر آ رہی ہیں۔ اہل علم ان کتابوں سے راہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی شخصیت، احوال اور آپ کے علوم و فنون پر ہزاروں کتابیں چھپ کر پھیل رہی ہیں، رسائل و اخبارات کے خصوصی نمبر امام اہل سنت قدس سرہ کو دیے حسین پیش کرنے میں پیش پیش ہیں۔

مخالفین و رطل حیرت میں پڑنے کے ہم نے تو کھودے ہوئے پینڈہ سے اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی عقل و رفعت کا نام و نشان مٹا دیا تھا، ان کے علم و فضل کا چرچا از سر نو شروع ہو گیا ہے اور دنیا کے تقریباً ہر کونے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی حیات و افکار پر اب تک ایک ہزار سے زائد مقالے و مضامین اخبارات و رسائل کی زینت بن چکے ہیں۔ (۲۷)

۱۹۸۳ء تک تقریباً ۲۰۰ سے زائد مقالات و مضامین طبعہ کتابی صورت میں منصفہ شہر پر آچکے تھے۔ اور اب تو آپ پر لکھی گئی کتابوں کی تعداد ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہوگی۔ (۲۸)

مختصر عرصہ میں آپ پر اتنی تیزی سے اتنا کچھ لکھا گیا کہ اس کا احاطہ کرنا محال ہے ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ بہت تحقیق ہوئی ہے اور ہو رہی ہے، تحقیق و تدقیق کی اس دور میں کئی حیرت انگیز معلومات معرض دید میں آئی ہیں۔ میں سال پہلے تحقیق سے معلوم ہوا تھا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ۵۵ علوم و فنون پر مہارت رکھتے تھے، مزید تحقیق سے یہ پتہ چلا کہ آپ ۷۰ سے بھی زیادہ علوم پر مہارت رکھتے تھے اور اب جدید تحقیق انہی سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ۱۰۳ علوم و فنون پر مہارت تامہ رکھتے تھے۔ (۲۹)

ہر علم و فن پر آپ کی ایک ہزار سے زائد مبسوط تصانیف موجود ہیں۔ تمام تصانیف علوم و معارف کا سرچشمہ ہیں۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہ ان چند بآکمالؑ بے مثال بزرگن ملت اور صاحب عرفان اکابر میں سے ایک تھے جو کئی صدیوں بعد ہی کسی ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور جن کے فیوض و برکات سے عوام و خواص نا قیامت مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

بلاشبہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ چودھویں صدی کے دو رحل رشید ہیں جن پر دنیاۓ اسلام کو بحرِ رحمت اور کمالِ غرور و ناز تھا۔ آپ کی حق گوئیؑ بے باکیؑ انبیاء سنت اور امانتِ بدعت الہی گراں قدر خدمت ہیں جو ناقابلِ فراموش ہیں۔ آپ کی جامعیت اور پلودار شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ماہرِ روایات مسعود ملت پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ فرماتے ہیں۔

”امام احمد رضا قدس سرہ کی شخصیت پلودار شخصیت ہے۔ ایسی پلودار شخصیت انیسویں اور بیسویں صدی عیسویں میں نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔ وہ مفسرین کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ محدثین کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ فقہاء کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ معاشین کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ سیاستدانوں کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ معاشین کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ محققین کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ ادیبوں کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ شعراء کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ مزدوروں کے لئے بھی قائم۔۔۔۔۔ وہ غریبوں کے لئے بھی قائم ہیں۔ الغرض ان کی شخصیت ہر شعبہ زندگی پر چمائی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شعبہ زندگی اور ہر مسلک فکر سے خلقِ رکعت والے بیگانوں دانشوروں نے امام احمد رضا قدس سرہ کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔“ (۶۵)

آپ کے فضاہلِ طبع کو پہلے ہی عرب و عجم کے نامور علمائے کرام نے تسلیم کر لیا تھا اور آپ کے حضور شائدار خراجِ حدیث پیش کیا تھا۔ (۶۶)

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کی علمی و روحانی شخصیت سے دبیز تہوں کو ہٹا کر آپ کے علمی کارناموں کو جب انہوں سے نکال کر بیگانوں تک پہنچایا گیا تو وہ بھی حیران و ششدر رہ گئے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عظمت کو تسلیم کر لیا، حسین کی نگاہ سے دیکھا۔ ہر کتبہ فکر کے علمائے ادباء اور شعراء نے آپ کو عظیم القاب سے نوازا۔ محققین

کے مطابق نہ صرف انہوں بلکہ فیوض مثلاً جماعت اسلامیؑ دہلویؑ اہل حدیثؑ اہل تشیع اور غیر مسلم مفکرین نے بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی عبقری شخصیت کے دینی علمی اور فکری و فنی کارناموں کو سراہا اور آپ کے حضور شائدار خراجِ حسین پیش کیا۔

اپنے تو پھر بھی اپنے ہیں انہوں کا ذکر کیا  
انصار کی زبان پہ بھی شہو تھمارا ہے  
پیش نظر مقالے میں چند اثرات و خیالات علمائے دینیہ کے بطور نمونہ پیشے از خردارے پیش کئے جا رہے ہیں جن سے ہر منصف مزاج حق شناس پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی حقانیت و صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

دہلوی حضرت کی خدمت میں دردندانہ اکیلے سے کہ دل سے بغض و عناد کے چیلے انگاروں کو اور تعصب و تنگ نظری کی بلا کو ذہن سے نکال کر اپنے اکابرین کے فنی کارناموں کا مطالعہ بنظر انصاف کریں اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عظیم شخصیت کو یہ کام کرنے سے باز رہیں۔

اگر انصاف دینا سے رخصت نہیں ہوا تو ملت اسلامیہ کے حساس طبقہ علم دوست اور اہل دیانت سے نہایت ہی بکر سوزی کے ساتھ گزارش ہے کہ وہ تاریخ کے اس مظلوم اور کٹھ افکارِ عبقری کے ساتھ انصاف کریں۔

اس مقالے میں میری حیثیت صرف مرتب کی ہے۔ میں نے اس کی تشریحات و توضیحات میں جانے کی ہاگل کو کشل نہیں کی اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ علمائے دینیہ کے اثرات و خیالات چشمِ حیرت سے دیکھنے کے قابل ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی

مولانا غلام یزدانی صاحب (فاضل مدرسہ مظاہر العلوم سہارنور انڈیا) خلیفہ جامع مسجد گوندل منڈی انک نے راقم الحروف کو مولانا اشرف علی تھانوی کا واقعہ سنایا تھا کہ حضرت کی محفل میں کسی آدمی نے یہ بتیل تذکرہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا نام بغیر مولانا صرف احمد رضا خان کیا تو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے اسے خوب ڈانٹا اور خفا ہو کر فرمایا کہ وہ عالم ہیں اگرچہ اختلاف رائے ہے۔ تم منصب کی بے احتیاجی کرتے ہو یہ کس طرح جائز ہے۔ ان کی توہین اور بے ادبی کی فکر جائز ہے؟

نوٹ : بالکل اس سے ملتا جلتا بیان قاری محمد حبیب نے اپنے مقالے "عائے کرام کی تذلیل کی صورت میں جائز نہیں" کے سلسلہ نمبر ۵ پر لکھا ہے (۶۵ ص ۸)

حضرت والا (تھانوی صاحب) کا مزاج باوجود احتیاط فی السبک کے اس قدر وسیع اور حسن عمل لئے ہوئے ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی (قدس سرہ) کے بھی برا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے تھے اور شد و مد کے ساتھ رد فرمایا کرتے تھے کہ ممکن ہے ان کی حماقت کا سبب واقعی حب رسول (ﷺ) ہی ہو اور وہ لفظ حبی سے ہم لوگوں کو نمودار ہندہ مستحسن سمجھتے ہوں۔ (۶۵ ص ۹)

حضرت مولانا احمد رضا خان مرحوم و مغفور کے وصال کی اطلاع حضرت تھانوی کو ملی تو حضرت نے **اللہم والہم والہم** و **لعلہم** پڑھ کر فرمایا :

"فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں یا نانچے کے بارے میں جو توہمے دیے ہیں وہ حب رسول (ﷺ) کے جذبے سے مطلوب و محجوب ہو کر دیے ہیں اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ عند اللہ معزز اور مرحوم و مغفور ہوں گے۔ میں اختلاف کی وجہ سے خدا خواست ان کے حقائق تہذیب کی بدگمانی نہیں کرتا۔" (۶۵ ص ۱۰)

مولانا تھانوی نے فرمایا : میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن شوق رسول (ﷺ) کی بنا پر کہتا ہے کسی اور فرض سے تو نہیں کہتا۔ (چنانچہ لاہور ۲۳ اپریل ۱۳۳۷ھ) (۶۵ ص ۱۱)

مفتی محمد حسن صاحب

میر بہاء الحق قاسمی عرض کرتا ہے کہ میرے شفیق استاد مولانا مفتی محمد حسن صاحب علیہ السلام حضرت تھانوی نے بار بار مجھ سے فرمایا کہ حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔ (۶۵ ص ۱۲)

مفتی محمد شفیع کراچی

ایک واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا ' فرمایا : جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کی وفات ہوئی تو مولانا اشرف علی

تھانوی کو کسی نے آکر اس کی اطلاع کی ' مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیے جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں ' فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول (ﷺ) کی ہے اگر وہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔ (۶۵ ص ۱۳)

مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی

اس میں کلام نہیں کہ مولانا احمد رضا خان کا علم بہت وسیع تھا (بغت روزہ "ہجوم" نئی دہلی امام احمد رضا نمبر ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۶ ک ۳) (۶۵ ص ۱۴)

مولوی محمد اورنگ علی صاحب

میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اورنگ علی صاحب بریلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے۔ کبھی کبھی اعلیٰ حضرت کا ذکر آجاتا تو مولانا صاحب فرمایا کرتے۔ "مولوی صاحب!" (اور یہ مولوی صاحب ان کا بھی کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو اسی تئوں کے سبب ہو جائے گی "اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ احمد رضا خان! "جیسے ہمارے رسول (ﷺ) سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو کبھی تم نے معاف نہیں کیا تو نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول (ﷺ) کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جہاں اسی ایک عمل پر ہم نے تسلی بخش کر دی" (۶۵ ص ۱۵)

مولوی اعجاز علی دیوبندی

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم و عقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ اعتراف بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا خان بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خان کو جسے ہم آج تک کافر ' بدعتی اور شرک کہتے رہے ہیں ' بہت وسیع انکسار اور بلند خیالی ' علو ہمت ' عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے۔ آپ کے دلائل قرآن و سنت سے حشامد نہیں بلکہ ہم آپک ہیں لہذا میں آپ کو مشورہ دوں

اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی جسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں جا کر مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سے جا کر حقیق کریں۔ (رسالہ النور قائد بعنوان ص ۳۰ شوال الحکم ۱۳۳۲ھ ص ۱۶۵)

### مولوی شبیر احمد عثمانی

مولانا احمد رضا خان کو بخیر کے جرم میں برا بھلا بتایا گیا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ (رسالہ ہادی دیوبند ص ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۳۹ھ ص ۱۷۷)

### مولوی محمد انور شاہ کشمیری

جب مجدد تہذیب شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروع لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شرح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریریں شہادت اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک زبردست عالم دین اور قیادہ ہیں۔ (رسالہ دیوبند ص ۲۱ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ ص ۱۸۶)

### قاضی اللہ بخش

لیاقت پور خلیفہ رحیم یار خان میں مقیم مولوی قاضی اللہ بخش صاحب فرماتے ہیں کہ "جب میں دارالعلوم دیوبند میں پڑھتا تھا تو ایک موقع پر حاضر و ناظر کی لٹی میں مولوی انور شاہ کشمیری صاحب نے تقریر فرمائی۔ کسی نے کہا کہ مولانا احمد رضا خان تو کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ حاضر و ناظر ہیں" مولوی انور شاہ کشمیری نے ان سے نہایت تنبیہ کی کے ساتھ فرمایا کہ پہلے احمد رضا تو بنو پھر یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔" (۱۶ ص ۱۶)

مولوی سید سلیمان ندوی

اس احقر نے جناب مولانا احمد رضا صاحب بریلوی کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہو کر رہ گئیں "حیران تھا کہ واقعی یہ کتابیں مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں جن کے حلق کی تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فرودی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے قیادہ نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں۔ جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد کرم جناب مولانا شبلی صاحب اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا شیخ التمسید علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے (ماہنامہ نودہ اگست ۱۳۳۳ھ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸)

### مولوی محمد شبلی نعمانی

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرکاش کی بھی حیثیت نہیں رکھتے اس احقر نے بھی آپ کی متعدد کتابیں دیکھیں ہیں جن میں احکام شریعت اور دیگر کتابیں بھی دیکھیں ہیں اور نیز یہ کہ مولانا کی زیر سروری ایک ماہوار رسالہ "الرضا" بریلی سے نکلتا ہے جس کی چند قطعیں بغور غور دیکھیں ہیں جس میں بلند پایہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔ (رسالہ النور اکتوبر ۱۳۳۳ھ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸)

### مولوی مرتضیٰ حسن درہنگی

اگر خان صاحب (علی حضرت) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی بخیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ سمجھتے تو خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کھنڈے معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں خواہ وہ لاہوری ہوں یا قسطنطنیائی (قادیانی) وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو

کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (☆ ۲۲)

مولوی ابو الکلام آزاد

مولانا احمد رضا خان ایک سچے عاشق رسول ﷺ کے گذرے ہیں۔ میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکا کہ ان سے توہین نبوت ہو۔ (تحقیقات از مفتی شریف الحق امجدی مکتبہ الحبيب محمد اعظمیہ آباد) (۲۲۶)

شاہ معین الدین ندوی

مولانا احمد رضا خان مرحوم صاحب علم و نظر علماء و مصنفین میں تھے۔ دینی علوم خصوصاً فقہ و حدیث پر ان کی فکر و وسع و گہری تھی۔ مولانا نے جس قدر فکر اور تحقیق کے ساتھ علماء کے استفسارات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں اس سے ان کی جامعیت علمی بصیرت، قرآنی استفسار، ذہانت اور علمی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے عالمانہ و مختلفانہ فتویٰ کالم و موافقہ کے علاوہ کے لائق ہیں (اہلکار معارف، مکتبہ مزہ، ستمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۳)

قلام رسول مهر

اختیار کے باوجود نعت کو کمال تک پہنچانا واقعی اعلیٰ حضرت کا کمال ہے۔ (۱۵۷ء کے مجلہ ص ۲۸) (۲۵ ☆)

عطاء اللہ شاہ بخاری

تحریک فتنہ نبوت کے دوران قاسم باغ قلعہ کدہ ملتان میں ایک جلسہ عام سے امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا :

بھائی کی بات ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب قادری کا دماغ عشق رسول (ﷺ) سے معلق تھا اور اس قدر غیور آدمی تھے کہ ذرہ برابر بھی توہین الوہیت و رسالت کو براشت نہیں کر سکتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارے علاقے دیوبند کی کتابیں دیکھیں تو ان کی نگاہ علاقے دیوبند کی بعض ایسی عبارت پر پڑا کہ جن میں سے انہیں توہین رسول (ﷺ) کی پڑائی۔

اب انہوں نے محض عشق رسول (ﷺ) کی بناء پر ہمارے ان دیوبندی

علاء کو کافر کہہ دیا اور وہ یقیناً اس میں حق بجانب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں۔ آپ بھی سب مل کر کہیں ”مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ“ سامعین سے کئی مرتبہ ”رحمتہ اللہ علیہ“ کے دعائیہ کلمات کہلوائے۔ (۳۱۶)

مولوی حسین علی واہ۔ پھروی

مولانا محمد منکھور نعمانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولانا حسین علی دوان پجرویؒ ۱۰۸۰ھ بمطابق ۱۶۶۸ء میں مولانا محمد منکھور نعمانیؒ کے ہاں سے فرمایا کہ :

معلوم ہوتا ہے، یہ بریلی دالا بڑھا لکھا تھا، علم والا تھا۔ (☆ ۲۷)

مولوی محمد بہاء الحق قاسمی

ماضی قریب کے مشاہیر میں سے جناب مولانا امجد رضا خان صاحب بریلوی اگرچہ بعض افراد و اشخاص کی تحقیر کے باب میں نزاکت احاسات یا شدت جذبات کی وجہ سے نفی حیار کا توازن قائم نہیں رکھ سکے تاہم آپ بھی اصولی حیثیت سے معیار تحقیر کے نین میں قدم امت کے مزا آتے۔ (۲۸۵۶)

مولوی غلیل الرحمن سہارنپوری

۱۳۴۳ھ میں درتہ الیٹ چلی میت کے تیسری جگہ میں علمائے سارنپور  
 "لاہور کانپور جرنیل رام پور" دلیوں کی موجودگی میں صحت سورتی کی خواہش پر اعلیٰ  
 حضرت نے علم الیٹ پر متاثرین جنہوں تک پر مغزو دہل کلام فرمایا: جگہ میں  
 موجود علمائے کرام نے ان کی تقریر کو استیجاب کے ساتھ سنا اور کافی تحسین کی۔

مولانا ظلیل الرحمن بن مولانا احمد علی سامنپوری نے تقریر ختم ہونے پر بیساختہ

انھے کا اعلیٰ حضرت کی دست پوسی کی اور فرمایا اگر اس وقت والد ماجد ہوتے تو وہ آپ کے تجربہ ملی کی دل کھول کر داد دیتے۔ اور انھیں اس کا حق بھی تھا۔ صحت سورتی اور مولانا محمد علی موہری (پلیٹی نڈو العلماء کھنٹو) نے بھی اس کی تائید فرمائی۔ (مقتلہ از مولانا محمود احمد قادری مصنف ذکرہ علما علی ستہ ماہنامہ اشرف مبارک پور ۱۹۷۷ء)

(११ ☆)

حکیم عبدالحی رائے بریلوی

ولادت دو شنبہ شوال ۱۲۷۲ء بمطابق اپنی والدہ سے علم حاصل کیا اور ان کے ساتھ ایک مدت تک استفادہ کرتے رہے حتیٰ کہ علم میں مہارت حاصل کر لی اور بہت سے فنون بالخصوص فقہ اصول میں اپنے ہمعصرین پر فائق ہو گئے۔ تحصیل علم سے ۱۲۸۶ء میں فارغ ہوئے۔ (تذکرہ ص ۳۸ جلد ثامن نزہۃ الخواطر مطبوعہ دائر المعارف العشقہ حیدر آباد ۱۹۷۰ء) (۳۱۵۶)

### مولوی عبد الباقی صاحب

صوبہ بلوچستان کے مشہور دیوبندی عالم مولوی عبد الباقی صاحب، پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کے نام ایک مکتوب میں یوں اعتراف کرتے ہیں۔

"واقعی اعلیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ اسی منصب کے مالک ہیں مگر بعض حامدوں نے آپ کا صحیح علم اور اعلیٰ تبحر طاق نیاں میں دکھ کر آپ کے بارے میں غلط ادہام پھیلا دیا ہے جس کو نا آشنا قسم کے لوگ سن کر صید و شکاری کی طرح تھرا ہو جاتے ہیں اور ایک عجیب عالم دین، مجدد وقت کے بارے میں گستاخیاں کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ غلیط میں وہ ایسے بزرگوں کے فخر حشیر بھی نہیں ہوں گے۔ (۳۱۵۶)

### مولوی ابو الحسن علی محمدی

مولانا ابو الحسن علی محمدی ندوی نام نہاد العلماء گمنام نے مدح و ذمت پر مشتمل بہت سے خطے لکھے ہیں۔ میں انہی باروں کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جن میں قاضی بریلوی کی فضیلت و برتری کا اعتراف کیا گیا ہے۔

چودہ برس کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہوئے اور ۱۲۸۶ء میں ہی اپنے والد کے ساتھ مندرج کیا پھر ۱۲۹۵ء میں دو سرا سترجیاں جس میں سید احمد زینب و سلطان شافعی کی شیخ عبد الرحمن سراج مفتی حنیفہ مکہ مکرمہ شیخ حسین بن صالح جبل اللیل سے سند حدیث حاصل کی۔ اس کے بعد ہندوستان واپس ہوئے اور ایک مدت تک تفتیش و تدریس کا کام انجام دیا اور متعدد بار حرمین شریفین کا سفر کیا، علماء مجاز سے بعض فقہی و کلامی مسائل میں مذاکرہ و چالوہ خیالات کیا، حرمین کے ائمہ قیام میں انہوں نے بعض رسائل لکھے اور علماء حرمین کے پاس آئے ہوئے سوالات کے جوابات دئے۔ وہ حضرات آپ کے وفور علم، فقہی متون و اختلافی مسائل پر وقت نظر و وسعت نظر

مطہبات، مرحمت تحریر اور ذکاوت طبع سے حیران رہ گئے، پھر وہ ہندوستان واپس ہو کر روایت مند الاء ہوئے اور اپنے مخالفین کے جواب میں بہت کام کیا۔ انہیں سید آل رسول حسین مارہروی سے بیعت و خلافت حاصل تھی۔ وہ حرمت مجدد تعظیمی کے قائل تھے۔ اس موضوع پر انہوں نے ایک کتاب بنام "لزیدۃ الزکریٰ تحریم مجدد اخیر" تفتیش کی، یہ کتاب اپنی جامعیت کے ساتھ ان کے وفور علم اور قوت استدلال پر دل ہے۔ وہ نہایت کثیر الطامع، وسیع المطہبات اور تبحر عالم تھے دواں دواں ہم کے مالک اور تفتیش و تالیف میں جامع مگر کے حامل تھے۔ ان کی تالیفات و رسائل کی تعداد بعض سوانح نگاروں کی روایت کے مطابق پانچ سو ہے جن میں سب سے بڑی کتاب فتاویٰ رضویہ کی ضخیم جلدوں میں ہے۔ فقہ حنفی اور اس کے جزئیات پر مطہبات کی حیثیت سے اس زمانہ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ان کے فتاویٰ اور "مفتی القام" فی احکام قرطاس الدرہم" (۱۳۳۳ء مکہ مکرمہ) اس پر شاہد عادل ہیں، علوم ریاضی، فہم، نجوم، قریب، رمل، جفر میں انہیں مہارت تہہ حاصل تھی وہ اکثر علوم کے حامل تھے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ثامن ص ۳۱ مطبوعہ دائر المعارف العشقہ حیدر آباد ۱۹۷۰ء) (۳۱۵۶)

### مولوی مہر القادری

مولانا احمد رضا خان بریلوی مرحوم دینی علوم کے جامع تھے، دینی علم و فضل کے ساتھ شیعہ بابان شاعر بھی تھے اور ان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ کھڑی راہ سخن سے بہت کم صرف فہم رسول (ﷺ) کو اپنے انکار کا موضوع بنایا، مولانا احمد رضا خان کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خان بیسے خوش گو شاعر تھے اور مرزا داغ سے نسبت تمیز رکھتے تھے، مولانا احمد رضا خان صاحب کی فقہی فہم کا یہ مطلع

سوئے لالہ زار بھرے ہیں

تہجے دن اے بہار بھرے ہیں  
جہاں استاد مرزا داغ کو حسن بریلوی نے نمایا تو داغ نے بہت تعریف کی اور فرمایا  
"مولوی ہو کر اچھے شاعر کہتا ہے" (ماہنامہ فاران کراچی ستمبر ۱۹۷۳ء ص ۴۳، ۴۵، ۴۶)

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے قرآن پاک کا سلسلہ رواں ترجمہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔  
 مولانا صاحب نے ترجمہ میں بڑی نازک احتیاط برتی ہے۔۔۔۔۔۔ مولانا صاحب کا  
 ترجمہ خاصا اچھا ہے۔۔۔۔۔۔ ترجمہ میں اردو زبان کا احرام پندرانہ اسلوب قائم ہے۔  
 (امامہ قارئین کراچی مارچ ۱۹۷۶ء) (۳۳۵)

### مولوی محمد الیاس صاحب

محمد عارف رضوی خیالی اکتشاف فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مہاراجی میں ایک عالم  
 دین نے جن کا قطع مسلک دیرپہ سے تھا فرمایا تھا کہ تبلیغ جماعت کے پانی مولانا محمد  
 الیاس صاحب فرماتے تھے کہ اگر کسی کو حجت رسول (علیہ التہیت والتسلیم) تکمیلی ہو  
 تو مولانا بریلوی سے لکھئے" (۳۵۵)

### مولوی سید ذکریا شاہ بخوری پشاوری

جناب تاج محمد منظر مدظلہ صاحب مجلس رضا کے نام ایک کتب میں لکھتے ہیں  
 کہ پشاور میں ایک مجلس میں مولوی سید محمد یوسف شاہ بخوری دیرپہ کراچی کے  
 والد بزرگوار مولانا سید ذکریا شاہ بخوری پشاوری نے فرمایا :  
 "اگر اللہ تعالیٰ ہندوستان میں احمد رضا کو پیدا نہ فرماتا تو ہندوستان میں حلیت ختم ہو  
 جاتی۔" (۳۶۶)

### مولوی محمد شریف کشمیری

مدرسہ خیر المدارس ملتان کے صدر مدرس اور دینیوں کے شیخ المصنفات محمد  
 شریف کشمیری نے مفتی غلام سرور قادری ایم اے اسلامک لاء بھاولپور یونیورسٹی سے  
 ایک علمی مباحثہ کے بعد ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا :

تمہارے بریلویوں کے بس ایک عالم ہوئے اور وہ مولانا احمد رضا خان "ان جیسا  
 عالم میں نے بریلویوں میں نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے" وہ اپنی مثال آپ تھا اس کی  
 تحقیقات علماء کو دنگ کر دیتی ہیں۔ (۳۷۷)

### مولوی عبد الماجد دریا آبادی

مولوی عبد الماجد دریا آبادی، اعلیٰ حضرت کے نامور خلیفہ حضرت شاہ عبد العظیم  
 مدظلہ میرٹھی قدس سرہ کی تبلیغی خدمات سے متاثر ہو کر اپنا فیصلہ سناتے ہیں۔ :

انصاف کی عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ بریلوی گروہ کے سارے افراد کو ایک ہی  
 رنگ میں رنگا ہوا سمجھا جاتی ہے، مولانا عبد العظیم میرٹھی مرحوم و مغفور نے اسی  
 گروہ کے ایک فرد ہو کر پیش ہوا تبلیغی خدمات انجام دیں" (فت مدنی مدنی جدیدہ  
 مکتبہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۶ء) (۳۸۵)

### مفتی غلام اللہ شبلی اکبر آبادی

حضرت مولانا احمد رضا خان مرحوم اس حمد کے چنی کے عالم تھے، جزئیات قد  
 میں یہ طویل رکھتے تھے، قاضی اکبر احمد جو ڈاکٹر مولوی عبد الحق صاحب کی گھرائی  
 میں مرتب کی گئی ہے اس میں مولانا کی کتب کا ذکر کیا اور اس پر نوٹ بھی لکھے۔ :  
 ترجمہ کلام مجید اور فتویٰ رضویہ کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ مولانا کا فتویٰ کلام پر اثر  
 ہے میرے دوست ڈاکٹر سراج الحق بی ایچ ڈی تو مولانا کے کلام کے گرویدہ ہیں اور  
 مولانا کو عاشق رسول سے خطاب کرتے ہیں۔ (مقتلات یوم رضا ج ۲ ص ۵۰ مطبوعہ  
 لاہور) (۳۹۵)

### مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی محمود الحسن

(۱) کتاب فتاویٰ البیہق و المستطاف المصنوع للجمع کے صفحہ ۲۳ پر مولانا احمد رضا  
 خان صاحب کی تصنیف تحریر ہے اور آخر میں درج ہے۔

کتب جلیلہ المصنف ابجد و الفبا بریلوی علی حدہ

الجواب الحج

بندہ محمود علی حد

مدرسہ اہل مدرسہ دہلی

الجواب الحج

رشید احمد

محدث گنگوہی (۳۰۵)

(۲) مولانا رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ رشیدیہ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے  
 بعض فتاویٰ کی مسئلوں میں بیحد نقل کئے ہیں اور گنگوہی صاحب نے کئی فتاویٰ کی  
 تصدیق بھی فرمادی ہے۔ (۳۱۶)

### مولوی فخر الدین مراد آبادی

مولانا احمد رضا خان سے ہماری مخالفت اچھی جگہ حتیٰ کہ ہمیں ان کی خدمت پر بڑا ناز ہے۔ غیر مسلموں سے ہم آج تک بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتے تھے کہ دنیا بھر کے علوم اگر کسی ایک ذات میں جمع ہو سکتے ہیں تو وہ مسلمان ہی کی ذات ہو سکتی ہے، دیکھ لو مسلمانوں ہی میں مولوی احمد رضا خان کی ایسی شخصیت آج بھی موجود ہے جو دنیا بھر کے علوم میں یکساں مہارت رکھتی ہے۔ ہائے السس! آج ان کے دم کے ساتھ ہمارا یہ فخر بھی رخصت ہو گیا۔ (۳۲ ☆)

### مولوی سعید احمد اکبر آبادی

مولانا احمد رضا صاحب بریلوی، سر سید احمد خان اور ذہنی بزرگ احمد کے ہم عصر تھے وہ ایک زبردست صلاحیت کے مالک تھے ان کی مہجرت کا لہجہ پورے ملک نے مانا۔ (ادبیات بہان دہلی اپریل ۱۹۴۳ء) (۳۳ ☆)

### مولوی عبد القادر رائے پوری

مولوی عمر شفیق نے لکھا کہ یہ بریلوی بھی شیعہ ہی پر نوبی جنیوں میں گھر گئے ہیں، لہذا ہمیں غلط ہے، مولوی احمد رضا خان صاحب شیعہ کو بہت برا سمجھتے تھے اور قوال کو بہت برا سمجھتے تھے، ہنس بریلی میں ایک شیعہ تشریف لے گئے ان کے ساتھ مولوی احمد رضا کا پیشہ مقابلہ رہتا تھا۔ (۳۴ ☆)

### مفتی محمود

جمیت علمائے اسلام کے صدر مولوی فضل الرحمن صاحب کے والد ماجد مفتی محمود صاحب نے بریلوی کتبہ گھر (اصلی خدمت) کی بڑی حمایت کی۔

میں اپنے عقیدت مندوں پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے بریلوی حضرات کے خلاف کوئی تقریر یا بیانیہ کیا تو میرا ان سے کوئی تعلق نہیں رہے گا اور میرے نزدیک ایسا کرنے والا نظام مصلحتی ہے۔ (روزنامہ آفتاب ملتان ۹ مارچ ۱۹۴۹ء) (۳۵ ☆)

### مولوی عبد القدوس ہاشمی دیوبندی

سید الخلف علی بریلوی روایت کرتے ہیں کہ مولانا عبد القدوس ہاشمی دیوبندی نے

ایک دفعہ کہا : ”اردو زبان میں قرآن پاک کا سب سے بحر ترجمہ مولانا احمد رضا خان کا ہے جو لفظ انہوں نے ایک جگہ دیکھا ہے اس سے بحر لفظ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ (۳۶ ☆)

### حافظ بشیر احمد عازمی آبادی

ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ حضرت قاضی بریلوی نے نعت رسول مقبول ﷺ میں شریعت کی اقتدا کو غلط نہیں رکھا، سراسر غلط فہمی ہے جس کا حقائق سے دور کا بھی تعلق نہیں، ہم اس غلط فہمی کی صحت کے لئے آپ کی ایک نعت نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

مرد کون کون کر مالک و مولیٰ کون کون تجھے

بلغ غلیل کا مکی کیا کون تجھے  
”بعد از خدا بزرگ دلی تھے حضرت“ کی کسی فصیح و بلیغ تائید ہے جی ہاں پڑھئے کہ ”خانی کا بڑا خلق آقا کا کون تجھے“ دل اجمالی کیفیت سے سرشار ہوتا چلا جائے گا“ ہے ملک جس کے لئے دشمن و آسمان پیدا کئے گئے ہوں وہ خدا کا محبوب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سراج کی عظمت سے نوازا، جو شائع محض ہے وہ عظیم عبد اللہ، آئمہ کمال، وہ ساقی کوثر وہ خاتم الانبیاء اور خیر البشر وہ شہید کونین وہ سرور کون و مکان، وہ تاجدار وہ عالم جس کا سایہ نہ تھا اس کا ظنی ہو ہی نہیں سکتا، ہے ملک وہ خالق کا بندہ ہے اور خلق کا آقا ہے۔“ (ادبیات حرقت لاہور اپریل ۱۹۴۰ء ص ۳۰) (۳۷ ☆)

### مولوی حق نواز بھنگوی اور مولوی ضیاء الرحمن فاروقی

دیوبندی کتبہ گھر کی انجمن سپاہ صحابہ پاکستان ۱۹۳۳ء سے قائم ہے اس کے بانی مولانا حق نواز بھنگوی تھے، موجودہ سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر علمائے دیوبند بھی اس انجمن سے منسلک ہیں اس انجمن کے زیر اہتمام ایسے پبلیکیشنز، اشتہارات، بھارت شائع ہوتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے تاریخ ساز لکچری نہایت ادب و احرام سے لکھیں طور پر شائع کئے جا رہے ہیں یہاں چند مثالیں پیش خدمت ہیں :

(۱) مولانا حق نواز بھنگوی نے مظہر مذکورہ میں انجمن سپاہ صحابہ کے جلسہ سے



خطاب کرتے ہوئے کہا "ہندوستان میں بیسویں صدی کے دوران جن علماء نے شیعہ پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ان میں بریلوی کتبہ فکر کے اعلیٰ حضرت مولانا امیر رضا خان بریلوی ہیں۔" (۳۸۶)

(۲) اعلیٰ حضرت رستہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رد شیعہ میں "رد المرتد" کے علاوہ متعدد رسائل لکھے جن میں چار ایک یہ ہیں۔

۱۔ اللادہ اللادہ (رد فعل کی لڑائی میں کلمہ غلبہ بلا فصل کا شریعہ ور)  
۲۔ اعلیٰ اللادہ فی تقریر البند و بیان الشہادۃ (۳۳۶) (تقریر وادی اور شہادت نامہ کا حکم)

۳۔ جزاء اللہ عدوہ باللہ فتح الجنۃ (۳۴۷) (مرزا یوں کی طرح رد افض کا بھی رد)

۴۔ الحد اشحد شہد اشہد (۳۴۸) (تفہیم و تفہیم سے حلقی سات سوالوں کا جواب)

۵۔ شرح المطلب فی بحث الابی طالب (۳۴۹) ایک سو سبب تحریر و عقائد وغیرہ سے ایمان نہ ہونا ثابت کیا۔ ان کے علاوہ رسائل اور تصانیف جو سیدنا غوث الاعظم علیہ السلام کی شان میں لکھے ہو شیعہ و رد افض کی تردید ہیں۔ (۳۹۶)

### مولوی ارشاد الحق قناتوی

مولانا ارشاد الحق قناتوی نے اپنے ایک مقالے میں عظیم مشائخ مقام کے ساتھ اعلیٰ حضرت بریلوی رستہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر فرما کر فرمایا کہ وہ فقہ حنفی کا بڑا کار قرار دیتے ہوئے لکھا کہ :

دینائے اسلام کے تقریباً تمام مشائخ مقام حضرت شیخ عبد اللہ قادری جیلانی، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت مولانا حاجی ابراہیم اللہ ماسٹر کی اور حضرت شاہ احمد رضا بریلوی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) وغیرہ فقہ حنفی ہی کے بڑے کار تھے۔ (۵۰)

نوٹ : یہاں مولوی ارشاد الحق قناتوی کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ غوث الاعظم شیخ عبد اللہ قادری جیلانی علیہ السلام فقہ حنفی کے بڑے مقلد تھے۔

### مولوی منظور نعمانی

علمائے دہلی کے معروف شخصیت مولانا محمد منظور نعمانی نے بھی رد راقیت کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت بریلوی رستہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات کا اعتراف یوں کیا ہے۔

فاضل بریلوی جناب مولانا امیر رضا خان صاحب مرحوم (علیہ الرحمۃ) نے اب سے قریب ۶۰ سال پہلے ایک سوال کے جواب میں نہایت مفصل و مدلل فتویٰ تحریر فرمایا تھا جو ۳۳۰ء میں "رد المرتد" کے تاریخی نام سے شائع ہوا تھا۔ اس میں مستثنیٰ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے شیعہ میں تحریر فرمایا ہے۔

حقائق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ راضی حیرانی جو حضرات "شعین مدین اکبر" فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں ایک کی شان میں گستاخی کرے، اگرچہ صرف اس قدر کہ انہیں امام و غلیظ برحق نہ مانے، کب مستندہ، نقد حنفی کی تصریحات اور علمائے ائمہ شریعہ و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔" (۵۱۶)

ایک بڑے ائمہ میں اعلیٰ حضرت بریلوی رستہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف "رد المرتد" "مرقان شریعت" "احکام شریعت" "تقریر وادی" "در الاقوال" "تقریر الحرفین" میں سے چار اقتباسات نقل کرنے کے بعد لکھا۔

اس کے علاوہ احکام شریعت (مدینہ پبلیکیشن کمپنی کراچی) کے درج ذیل صفحات ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶،

نوٹ : اس کے علاوہ انجمن کے متعدد ذیلی اشتہادات میں بھی قاضی بیلوی علیہ الرحمہ کے لکھی گئی ہیں۔

- ۱۔ اہل کفر اور اسلام میں ہمائی چاہہ نہیں ہو سکتا۔
- ۲۔ شیعہ کافر ہیں ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے
- ۳۔ شیعت اکابر علماء امت کی تقریریں

### قاری محمد طیب قاسمی

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب قاسمی لکھتے ہیں :

میں نے مولانا فتاویٰ کو دیکھا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم سے بہت سی چیزوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔ قیام، عرس، میلاد وغیرہ مسائل میں اختلاف رہا مگر جب بھلہ میں ذکر آتا تو فرماتے "مولانا احمد رضا خان صاحب" ایک دفعہ بھلہ میں بیٹھنے والے ایک شخص نے کہیں بھلہ مولانا کے "احمد رضا" کہنا حضرت نے ڈانٹا اور فرمایا کہ فرمایا کہ عالم تو ہیں اگرچہ اختلاف رائے ہے۔ تم منصب کی بے احتیاجی کرتے ہو" یہ کس طرح جائز ہے؟ (۵۳۶)

### علامہ ارشد بھلولپوری

سرشن بھلولپور کے مشہور دیوبندی لیڈر علامہ ارشد بھلولپوری نے جب استاد العلماء حضرت ابو صالح محمد فیض اہل اہلسنی رضوی کی تقریر "حاضرہ ناظر" کے موضوع پر مبنی تو یہ سنا کہ۔

مولانا احمد رضا بیلوی رحمتہ اللہ علیہ کی علمی تحقیق کا نہ صرف مجھے بلکہ میرے اکابر کو بھی اعتراف ہے۔ "حاضرہ ناظر" کی گہرائی تک جس طرح مولانا بیلوی مرحوم پہنچے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے اور مولانا اویسی کی تقریر کے بعد اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ (۵۳۶)

### مولوی سید وصی مظہر ندوی

مولانا سید وصی ندوی (سابقہ وفاقی وزیر مذہبی امور حکومت پاکستان) نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء اسلام آباد ہوٹل میں امام احمد رضا خان کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت بیلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شاکر اور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا :

"حضرت مولانا احمد رضا محض اختلافی مسائل پر لکھے والے یا کوئی متاعلو کرنے والے معمولی قسم کے ایسے عالم نہیں تھے جن کا کام صرف متاعلو بازی ہوتا ہے بلکہ کوئی صاحبِ علم ایسا نہیں ہے کہ جس میں انہوں نے دادِ حمین وصول نہ کی ہو اور اس میں ہمارے علماء و اسلاف کی جو جامعیت کی شان ہے اسکا مظاہرہ نہ کیا ہو۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھیں، علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ کو دیکھیں اور دوسرے بزرگوں کو دیکھیں کہ ان کی تصانیف جو انہوں نے لکھی ہیں، کج کے بڑے بڑے ادارے بھی مل کر ان کی تصانیف کی تفسیر نہیں کر پاتے جو کارنامے ان بزرگوں نے تمنا اور بغیر کسی مادی وسیلے کے سرانجام دئے ہیں اور ہمیں ان کے ان کارناموں پر تعجب ہوتا ہے کہ کیسے انہوں نے یہ کارنامے انجام دئے لیکن دورِ حاضر میں حضرت شہداء احمد رضا خان کی امتی نے ہمارے سامنے ایک علمی نمونہ پیش کر دیا ہے جس سے ہم یقین کر سکتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے بزرگوں نے کیا ہے یقیناً وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر حیرت یا شک کا مظاہرہ کیا جائے" صوفیہ کا قول ہے "لو تبت الیہ" کہ وقت ایک گوار ہے۔ یہ گوار ایسی ہے کہ اگر آپ اسے استعمال کریں تو اپنے دشمنوں کو اس سے زیر کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ اس کی طرف سے غفلت برتنے لگے تو یہ گوار آپ کو کٹ کر رکھ دے گی۔ اور ان بزرگوں کا اصل کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے وقت کا صحیح استعمال کیا، دیکھئے ان کی زندگی کے ایام اور ان کی زندگی کا دور کوئی ایسا دور نہیں ہے جو عام انسانوں کے دور سے مختلف ہو۔

سن ۱۸۸۶ء میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ولادت ہوئی اور تقریباً ۶۵ سال کی انہوں نے عمرائی۔ یہ ایسی عمر ہے کہ عام طور پر لوگ اتنی زندگی گزار جیتے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے اپنی زندگی کے روز و شب کا ایک ایک لمحہ استعمال کیا ہے اور جس طریقے سے انہوں نے علم کے لئے استعمال کیا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً ایک ہزار سے زائد ان کی تصانیف ہیں اور مختلف موضوعات اور شعبوں سے ان کا تعلق ہے ان کی جامعیت اس بات کی تائید دے رہی ہے کہ یہ اس سرکارِ محرم رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق اور غلام ہیں کہ جس کی جامعیت کو تمام انسانوں کے لئے اسودہ حسنہ قرار دیا گیا ہے، جو جامعیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پائی جاتی ہے

اگر اس کی کوئی جھلک ان کے کسی غلام کے یہاں نظر آئے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اور یہی جامعیت ہمیں مولانا احمد رضا خان کی زندگی میں نظر آتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ جب وہ سادہ کلام کئے پر آتے ہیں تو پہلے بچہ کہہ جاتے ہیں مثلاً ان کی یہ مشہور نعت

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہماری نبی

سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی  
کس قدر سادہ ہے کہ اردو کا ایک عام شخص اس کے ایک ایک ہل کے اندر اپنے دل کے تاروں کو حرکت ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور جب اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ منافی ہاتھ کے کلمات دکھانا چاہیں تو کانپے اور ردیف میں ایسے کمال کا مظاہر کرتے ہیں کہ ان کی وہ مشہور نعت جس کو کن کریم از کم میں بھی مبر نہیں کر سکتا جس میں وہ کہتے ہیں۔

لم یات فلیک فی نظر من تو نہ شد پیدا جانا

بک راج کو تاج تورے سر سے چھو کہ شو دو سرا جانا  
کمال ہے حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر اس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ پر قدرت دی تھی کہ لگتا ہے کہ تمام الفاظ ایسے تمام تر ظاہری و باطنی حقائق کے ساتھ موزون کی لڑی جیسے پردے ہوئے ہیں اور جب لفظ کو جہاں دم دیا جاتا ہے اس طرح سے کھینچنے کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے کہ جیسے اس جگہ کے لئے یہ لفظ وضع کیا گیا ہو۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ شعرو شاعری میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں ان کا علم سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور جو علم میں زیادہ مشغول ہوتے ہیں وہ بجا اوقات شاعری کے ذوق سے بھی محروم ہو جاتے ہیں لیکن یہ جامعیت ہمیں مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے یہاں نظر آتی ہے اور اس بات پر کہ آپ کو شاعری میں کمال حاصل تھا آپ کا دواغ انداز فنی بخشش کے دونوں حصے آپ پر دلالت کرتے ہیں اور علیت دیکھتی ہے تو صرف مولانا کے قادی کی پہلی جلد یعنی قادی رضویہ جلد اول کا عربی خلبہ دیکھ لیا جائے تو پھر اہل علم ہماری اس بات کو مبالغہ نہیں بلکہ آئینہ حقیقت ماننے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ہاں آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ میں نے کہا ہے۔

### قاضی شمس الدین درویش

قاضی شمس الدین درویش (فاضل مدرسہ لیسنہ دہلی) تلمیذ مفتی کفایت اللہ دہلوی) خلیفہ مجاز مولانا محمد عبد اللہ فاضل دیوبند خانقاہ کنڈیاں شریف، میانوالی) لکھتے ہیں :

فن نبوی نیک کا ایک سلسلہ اصول ہے کہ سوال کا جواب سوال کے مضمون کے مطابق ہوا کرتا ہے، جیسا سوال ہوگا، جواب اسی کے مطابق ہوگا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ بیک وقت شیخ طریقت بھی تھے، معلم شریعت بھی تھے، مقرر اور خطیب بھی تھے، عامل اور طبیب بھی تھے، بے حد معصوم الاوقات تھے ایسا لگتا ہے کہ شاید موصوف نے ملائے دیوبند کی تحریریں خود نہ دیکھی ہوں بلکہ کسی اور شخص نے لکھ کر اشتباہ کیا ہوگا اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے سوال کے مطابق جواب دیا ہوگا۔ گو سوال لفظ ہوگا مگر جواب شریعت کے عین مطابق ہوگا۔ (۵۶۶)

نوٹ : مسئلہ تجریمیں امام احمد رضا قدس سرہ بہت ہی عقلمند تھے آپ نے ملائے دیوبند کی کتابیں خود پڑھیں اور مسند تائید ہماروں کی صحیح اصطلاح اصطلاح تہذیب اور رجوع کے لئے ان کے پاس کئی رجحانات بھیجیں۔ صرف حکیم دیوبند اشراف علی قادیانی کے نام تقریباً ۳۰ سے زائد کتب ارسال کئے۔ (تجربہ کے لئے کتب امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء ص ۱۵۰) پھر محمود احمد قادری (تائید کریں) ان تمام کوششوں کے باوجود جب ملائے دیوبند بالکل شمس سے کس نہ ہوئے تو پھر اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے ناموس مسلمانوں کی حفاظت کی خاطر بعض ملائے دیوبند کی تحریر مہارت کی بناء پر قادیانی کو ملامت کر دیا۔

### مولوی خان محمد صاحب کنڈیاں

دیوبندی کتبہ فکر کی تنظیم ”مالی، مجلس خفہ ختم نبوت“ جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے قائم کی تھی۔ بعد ازاں مولانا محمد علی چاندھری اور مولانا محمد یوسف بخاری یکے بعد دیگرے اس کی سرپرستی کرتے رہے اور اب مولانا خان محمد صاحب (سجاد نقشب خانقاہ سربراہ کنڈیاں شریف میانوالی) کی سرپرستی میں قادیانیت کے خلاف سرگرم عمل ہے اس کے علاوہ دیگر ملائے دیوبند بھی اس تنظیم سے منسلک ہیں۔ اس تنظیم

کے زیرِ اہتمام ردِ قادیانیت میں ایسا لڑیکہ بھی شائع ہوا رہتا ہے جس میں اہلِ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ کے عقیدت کس ملکہ کی خدمات کا قراغِ دلی سے اعتراف کیا جاتا ہے۔ (۵۷۷)

عالیٰ بھلہ، حقیقتِ غمِ نبوت، ہنسِ جنلِ بریلوی، روڈ نکانہ صاحبِ ضلع شیخوپورہ سے شائع ہونے والی ایک کتاب میں ”حق گوئی و دیباکی“ کے زیرِ عنوان اہلِ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کی خدمات کا اعتراف اس طرح کیا گیا ہے۔

نبی آخر الزماں ﷺ کی قسم نبوت پر ڈاکہ زنی ہوتے دیکھ کر مولا امیر رضا خان بریلوی رُپ اٹھے اور مسلمانوں کو مرزائی نبوت کے زہر سے بچانے کے لئے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علمِ حق بلند کرتے ہوئے اور شیخِ جرات جلاتے ہوئے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا جس کا حرفِ حرفِ قادیانیت کے سوحیت کے لئے گرزِ محمودِ فروغی ہے۔ گھوٹھنچن کے کنویرِ عقائد کی بناء پر اہلِ حضرت امیر رضا خان بریلوی نے مرزائی اور مرزائی فوائد کے بارے میں فتویٰ دیا کہ گھوٹھانی مرتد، منافق ہیں، مرتد، منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور اللہ عز و جل یا رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی توہین کرنا یا ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا ذبح محض نجس، مراء، حرامِ قطعی ہے، مسلمانوں کے ہائیکٹ کے سبب گھوٹھانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و باغی سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر (۱) حکامِ شریعت ص ۳۳، ۳۴ اہلِ حضرت امیر رضا خان بریلوی) مزید فرمایا کہ اس صورت میں فرضِ قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ تیار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام (تکویٰ رضویہ ص ۵۹ جلد ۲ مولا امیر رضا خان بریلوی) (۵۷۷)

نوٹ : عالیٰ مجلسِ عقدِ قسمِ نبوت کے زیرِ اہتمام نکلے والا رسالہ ہفت روزہ، قسمِ نبوت کراچی شمارہ ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸

موقع پر تقسیم کرنے کی وصیت فرمائی تھی لیکن مذاق اڑانے والوں کی نگاہوں سے یہ پہلو او بھل رہتا ہے کہ موصوف اس ہمانے ان غریبوں کو بسوا امداد کرنا چاہتے تھے جنہیں یہ لغتیں شاذ و نادر ہی میسر آتی ہیں۔ (۵۹۵)

### مولوی قاضی مظفر حسین چکوال

مولانا قاضی مظفر حسین صاحب (خلیفہ عجاز مولوی حسین احمد علی پانی و امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان) بھی اپنی تصانیف میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ یہاں صرف دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) مسلک بریلویہ کے چیلوا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے بھی ہندوستان میں تندر راضی کے اندام میں بہت موثر کام کیا ہے اور روافض کے اعتراضات کے جواب میں اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے ردّیہ کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ بحث ماتم کے دوران مولانا بریلوی کے فتویٰ نقل کئے جا چکے ہیں منکرین صحابہ کی تردید میں "رد الرافضہ" "رد تعزیر داری" اور "الارادۃ المظاہرۃ فی اذان الملامتہ" وغیرہ آپ کے یادگار رسائل ہیں جن میں سنی شیعہ نزاعی پہلو سے آپ نے ذہب الہست کا مکمل تحفہ کر دیا ہے۔ (۶۰۵)

(۲) بریلوی مسلک کے امام جناب مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم نے روافض کے خلاف اکابر علمائے دیوبند سے بھی سخت فتویٰ دیا ہے چنانچہ آپ کا ایک رسالہ "رد الرافضہ" جس کے شروع میں ہی ایک استخفاف کے جواب میں لکھتے ہیں کہ "رافضی تہذیب جو حضرت یحییٰ بن صہب اکبر و قاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں کستائی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے کتب معتبرہ نقد حق کی تصریحات اور عامہ امر ترویج و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔" (۶۱۵)

### قاری اعظم ندیم

قاری اعظم ندیم صاحب نے اپنی کتاب "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف بالخصوص احکام شریعت اور رد الرافضہ کے حوالہ جات نمایاں طور پر دیے ہیں۔ ایک جگہ جلی عنوان یوں دیا : ۔۔۔۔۔۔

"مہمد و قدیم شیعہ کافر ہیں۔۔۔۔۔ امام الہست اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتویٰ"۔۔۔۔۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بغوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے بچے کے پنی نہیں۔ (۶۱۵)

نوٹ : مزید تفصیل کے لئے قاضی موصوف کی کتاب بنار الدین "بائسہ طری شہادت المؤمنین کے صفات ص ۳۰" ص ۵۸، ص ۵۹، ص ۶۰، ص ۶۱، ص ۶۲، ص ۶۳، ص ۶۴، ص ۶۵، ص ۶۶، ص ۶۷، ص ۶۸، ص ۶۹، ص ۷۰، ص ۷۱، ص ۷۲، ص ۷۳، ص ۷۴، ص ۷۵، ص ۷۶، ص ۷۷، ص ۷۸، ص ۷۹، ص ۸۰، ص ۸۱، ص ۸۲، ص ۸۳، ص ۸۴، ص ۸۵، ص ۸۶، ص ۸۷، ص ۸۸، ص ۸۹، ص ۹۰، ص ۹۱، ص ۹۲، ص ۹۳، ص ۹۴، ص ۹۵، ص ۹۶، ص ۹۷، ص ۹۸، ص ۹۹، ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲، ص ۱۰۳، ص ۱۰۴، ص ۱۰۵، ص ۱۰۶، ص ۱۰۷، ص ۱۰۸، ص ۱۰۹، ص ۱۱۰، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲، ص ۱۱۳، ص ۱۱۴، ص ۱۱۵، ص ۱۱۶، ص ۱۱۷، ص ۱۱۸، ص ۱۱۹، ص ۱۲۰، ص ۱۲۱، ص ۱۲۲، ص ۱۲۳، ص ۱۲۴، ص ۱۲۵، ص ۱۲۶، ص ۱۲۷، ص ۱۲۸، ص ۱۲۹، ص ۱۳۰، ص ۱۳۱، ص ۱۳۲، ص ۱۳۳، ص ۱۳۴، ص ۱۳۵، ص ۱۳۶، ص ۱۳۷، ص ۱۳۸، ص ۱۳۹، ص ۱۴۰، ص ۱۴۱، ص ۱۴۲، ص ۱۴۳، ص ۱۴۴، ص ۱۴۵، ص ۱۴۶، ص ۱۴۷، ص ۱۴۸، ص ۱۴۹، ص ۱۵۰، ص ۱۵۱، ص ۱۵۲، ص ۱۵۳، ص ۱۵۴، ص ۱۵۵، ص ۱۵۶، ص ۱۵۷، ص ۱۵۸، ص ۱۵۹، ص ۱۶۰، ص ۱۶۱، ص ۱۶۲، ص ۱۶۳، ص ۱۶۴، ص ۱۶۵، ص ۱۶۶، ص ۱۶۷، ص ۱۶۸، ص ۱۶۹، ص ۱۷۰، ص ۱۷۱، ص ۱۷۲، ص ۱۷۳، ص ۱۷۴، ص ۱۷۵، ص ۱۷۶، ص ۱۷۷، ص ۱۷۸، ص ۱۷۹، ص ۱۸۰، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲، ص ۱۸۳، ص ۱۸۴، ص ۱۸۵، ص ۱۸۶، ص ۱۸۷، ص ۱۸۸، ص ۱۸۹، ص ۱۹۰، ص ۱۹۱، ص ۱۹۲، ص ۱۹۳، ص ۱۹۴، ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۱۹۷، ص ۱۹۸، ص ۱۹۹، ص ۲۰۰، ص ۲۰۱، ص ۲۰۲، ص ۲۰۳، ص ۲۰۴، ص ۲۰۵، ص ۲۰۶، ص ۲۰۷، ص ۲۰۸، ص ۲۰۹، ص ۲۱۰، ص ۲۱۱، ص ۲۱۲، ص ۲۱۳، ص ۲۱۴، ص ۲۱۵، ص ۲۱۶، ص ۲۱۷، ص ۲۱۸، ص ۲۱۹، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱، ص ۲۲۲، ص ۲۲۳، ص ۲۲۴، ص ۲۲۵، ص ۲۲۶، ص ۲۲۷، ص ۲۲۸، ص ۲۲۹، ص ۲۳۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۲، ص ۲۳۳، ص ۲۳۴، ص ۲۳۵، ص ۲۳۶، ص ۲۳۷، ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۲۴۱، ص ۲۴۲، ص ۲۴۳، ص ۲۴۴، ص ۲۴۵، ص ۲۴۶، ص ۲۴۷، ص ۲۴۸، ص ۲۴۹، ص ۲۵۰، ص ۲۵۱، ص ۲۵۲، ص ۲۵۳، ص ۲۵۴، ص ۲۵۵، ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ص ۲۵۸، ص ۲۵۹، ص ۲۶۰، ص ۲۶۱، ص ۲۶۲، ص ۲۶۳، ص ۲۶۴، ص ۲۶۵، ص ۲۶۶، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، ص ۲۶۹، ص ۲۷۰، ص ۲۷۱، ص ۲۷۲، ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۲۷۵، ص ۲۷۶، ص ۲۷۷، ص ۲۷۸، ص ۲۷۹، ص ۲۸۰، ص ۲۸۱، ص ۲۸۲، ص ۲۸۳، ص ۲۸۴، ص ۲۸۵، ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، ص ۲۸۸، ص ۲۸۹، ص ۲۹۰، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶، ص ۲۹۷، ص ۲۹۸، ص ۲۹۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۱، ص ۳۰۲، ص ۳۰۳، ص ۳۰۴، ص ۳۰۵، ص ۳۰۶، ص ۳۰۷، ص ۳۰۸، ص ۳۰۹، ص ۳۱۰، ص ۳۱۱، ص ۳۱۲، ص ۳۱۳، ص ۳۱۴، ص ۳۱۵، ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، ص ۳۱۸، ص ۳۱۹، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ص ۳۲۲، ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵، ص ۳۲۶، ص ۳۲۷، ص ۳۲۸، ص ۳۲۹، ص ۳۳۰، ص ۳۳۱، ص ۳۳۲، ص ۳۳۳، ص ۳۳۴، ص ۳۳۵، ص ۳۳۶، ص ۳۳۷، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۴۰، ص ۳۴۱، ص ۳۴۲، ص ۳۴۳، ص ۳۴۴، ص ۳۴۵، ص ۳۴۶، ص ۳۴۷، ص ۳۴۸، ص ۳۴۹، ص ۳۵۰، ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، ص ۳۵۵، ص ۳۵۶، ص ۳۵۷، ص ۳۵۸، ص ۳۵۹، ص ۳۶۰، ص ۳۶۱، ص ۳۶۲، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، ص ۳۶۷، ص ۳۶۸، ص ۳۶۹، ص ۳۷۰، ص ۳۷۱، ص ۳۷۲، ص ۳۷۳، ص ۳۷۴، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹، ص ۳۸۰، ص ۳۸۱، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۳۸۴، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۳۸۷، ص ۳۸۸، ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، ص ۳۹۳، ص ۳۹۴، ص ۳۹۵، ص ۳۹۶، ص ۳۹۷، ص ۳۹۸، ص ۳۹۹، ص ۴۰۰، ص ۴۰۱، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۴، ص ۴۰۵، ص ۴۰۶، ص ۴۰۷، ص ۴۰۸، ص ۴۰۹، ص ۴۱۰، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۴۱۳، ص ۴۱۴، ص ۴۱۵، ص ۴۱۶، ص ۴۱۷، ص ۴۱۸، ص ۴۱۹، ص ۴۲۰، ص ۴۲۱، ص ۴۲۲، ص ۴۲۳، ص ۴۲۴، ص ۴۲۵، ص ۴۲۶، ص ۴۲۷، ص ۴۲۸، ص ۴۲۹، ص ۴۳۰، ص ۴۳۱، ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۴، ص ۴۳۵، ص ۴۳۶، ص ۴۳۷، ص ۴۳۸، ص ۴۳۹، ص ۴۴۰، ص ۴۴۱، ص ۴۴۲، ص ۴۴۳، ص ۴۴۴، ص ۴۴۵، ص ۴۴۶، ص ۴۴۷، ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ص ۴۵۱، ص ۴۵۲، ص ۴۵۳، ص ۴۵۴، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۵۷، ص ۴۵۸، ص ۴۵۹، ص ۴۶۰، ص ۴۶۱، ص ۴۶۲، ص ۴۶۳، ص ۴۶۴، ص ۴۶۵، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷، ص ۴۶۸، ص ۴۶۹، ص ۴۷۰، ص ۴۷۱، ص ۴۷۲، ص ۴۷۳، ص ۴۷۴، ص ۴۷۵، ص ۴۷۶، ص ۴۷۷، ص ۴۷۸، ص ۴۷۹، ص ۴۸۰، ص ۴۸۱، ص ۴۸۲، ص ۴۸۳، ص ۴۸۴، ص ۴۸۵، ص ۴۸۶، ص ۴۸۷، ص ۴۸۸، ص ۴۸۹، ص ۴۹۰، ص ۴۹۱، ص ۴۹۲، ص ۴۹۳، ص ۴۹۴، ص ۴۹۵، ص ۴۹۶، ص ۴۹۷، ص ۴۹۸، ص ۴۹۹، ص ۵۰۰، ص ۵۰۱، ص ۵۰۲، ص ۵۰۳، ص ۵۰۴، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ص ۵۰۷، ص ۵۰۸، ص ۵۰۹، ص ۵۱۰، ص ۵۱۱، ص ۵۱۲، ص ۵۱۳، ص ۵۱۴، ص ۵۱۵، ص ۵۱۶، ص ۵۱۷، ص ۵۱۸، ص ۵۱۹، ص ۵۲۰، ص ۵۲۱، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، ص ۵۲۴، ص ۵۲۵، ص ۵۲۶، ص ۵۲۷، ص ۵۲۸، ص ۵۲۹، ص ۵۳۰، ص ۵۳۱، ص ۵۳۲، ص ۵۳۳، ص ۵۳۴، ص ۵۳۵، ص ۵۳۶، ص ۵۳۷، ص ۵۳۸، ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، ص ۵۴۱، ص ۵۴۲، ص ۵۴۳، ص ۵۴۴، ص ۵۴۵، ص ۵۴۶، ص ۵۴۷، ص ۵۴۸، ص ۵۴۹، ص ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳، ص ۵۵۴، ص ۵۵۵، ص ۵۵۶، ص ۵۵۷، ص ۵۵۸، ص ۵۵۹، ص ۵۶۰، ص ۵۶۱، ص ۵۶۲، ص ۵۶۳، ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، ص ۵۶۶، ص ۵۶۷، ص ۵۶۸، ص ۵۶۹، ص ۵۷۰، ص ۵۷۱، ص ۵۷۲، ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ص ۵۷۵، ص ۵۷۶، ص ۵۷۷، ص ۵۷۸، ص ۵۷۹، ص ۵۸۰، ص ۵۸۱، ص ۵۸۲، ص ۵۸۳، ص ۵۸۴، ص ۵۸۵، ص ۵۸۶، ص ۵۸۷، ص ۵۸۸، ص ۵۸۹، ص ۵۹۰، ص ۵۹۱، ص ۵۹۲، ص ۵۹۳، ص ۵۹۴، ص ۵۹۵، ص ۵۹۶، ص ۵۹۷، ص ۵۹۸، ص ۵۹۹، ص ۶۰۰، ص ۶۰۱، ص ۶۰۲، ص ۶۰۳، ص ۶۰۴، ص ۶۰۵، ص ۶۰۶، ص ۶۰۷، ص ۶۰۸، ص ۶۰۹، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۶۱۵، ص ۶۱۶، ص ۶۱۷، ص ۶۱۸، ص ۶۱۹، ص ۶۲۰، ص ۶۲۱، ص ۶۲۲، ص ۶۲۳، ص ۶۲۴، ص ۶۲۵، ص ۶۲۶، ص ۶۲۷، ص ۶۲۸، ص ۶۲۹، ص ۶۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۳، ص ۶۳۴، ص ۶۳۵، ص ۶۳۶، ص ۶۳۷، ص ۶۳۸، ص ۶۳۹، ص ۶۴۰، ص ۶۴۱، ص ۶۴۲، ص ۶۴۳، ص ۶۴۴، ص ۶۴۵، ص ۶۴۶، ص ۶۴۷، ص ۶۴۸، ص ۶۴۹، ص ۶۵۰، ص ۶۵۱، ص ۶۵۲، ص ۶۵۳، ص ۶۵۴، ص ۶۵۵، ص ۶۵۶، ص ۶۵۷، ص ۶۵۸، ص ۶۵۹، ص ۶۶۰، ص ۶۶۱، ص ۶۶۲، ص ۶۶۳، ص ۶۶۴، ص ۶۶۵، ص ۶۶۶، ص ۶۶۷، ص ۶۶۸، ص ۶۶۹، ص ۶۷۰، ص ۶۷۱، ص ۶۷۲، ص ۶۷۳، ص ۶۷۴، ص ۶۷۵، ص ۶۷۶، ص ۶۷۷، ص ۶۷۸، ص ۶۷۹، ص ۶۸۰، ص ۶۸۱، ص ۶۸۲، ص ۶۸۳، ص ۶۸۴، ص ۶۸۵، ص ۶۸۶، ص ۶۸۷، ص ۶۸۸، ص ۶۸۹، ص ۶۹۰، ص ۶۹۱، ص ۶۹۲، ص ۶۹۳، ص ۶۹۴، ص ۶۹۵، ص ۶۹۶، ص ۶۹۷، ص ۶۹۸، ص ۶۹۹، ص ۷۰۰، ص ۷۰۱، ص ۷۰۲، ص ۷۰۳، ص ۷۰۴، ص ۷۰۵، ص ۷۰۶، ص ۷۰۷، ص ۷۰۸، ص ۷۰۹، ص ۷۱۰، ص ۷۱۱، ص ۷۱۲، ص ۷۱۳، ص ۷۱۴، ص ۷۱۵، ص ۷۱۶، ص ۷۱۷، ص ۷۱۸، ص ۷۱۹، ص ۷۲۰، ص ۷۲۱، ص ۷۲۲، ص ۷۲۳، ص ۷۲۴، ص ۷۲۵، ص ۷۲۶، ص ۷۲۷، ص ۷۲۸، ص ۷۲۹، ص ۷۳۰، ص ۷۳۱، ص ۷۳۲، ص ۷۳۳، ص ۷۳۴، ص ۷۳۵، ص ۷۳۶، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ص ۷۳۹، ص ۷۴۰، ص ۷۴۱، ص ۷۴۲، ص ۷۴۳، ص ۷۴۴، ص ۷۴۵، ص ۷۴۶، ص ۷۴۷، ص ۷۴۸، ص ۷۴۹، ص ۷۵۰، ص ۷۵۱، ص ۷۵۲، ص ۷۵۳، ص ۷۵۴، ص ۷۵۵، ص ۷۵۶، ص ۷۵۷، ص ۷۵۸، ص ۷۵۹، ص ۷۶۰، ص ۷۶۱، ص ۷۶۲، ص ۷۶۳، ص ۷۶۴، ص ۷۶۵، ص ۷۶۶، ص ۷۶۷، ص ۷۶۸، ص ۷۶۹، ص ۷۷۰، ص ۷۷۱، ص ۷۷۲، ص ۷۷۳، ص ۷۷۴، ص ۷۷۵، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۷۷۸، ص ۷۷۹، ص ۷۸۰، ص ۷۸۱، ص ۷۸۲، ص ۷۸۳، ص ۷۸۴، ص ۷۸۵، ص ۷۸۶، ص ۷۸۷، ص ۷۸۸، ص ۷۸۹، ص ۷۹۰، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۷۹۳، ص ۷۹۴، ص ۷۹۵، ص ۷۹۶، ص ۷۹۷، ص ۷۹۸، ص ۷۹۹، ص ۸۰۰، ص ۸۰۱، ص ۸۰۲، ص ۸۰۳، ص ۸۰۴، ص ۸۰۵، ص ۸۰۶، ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۸۱۰، ص ۸۱۱، ص ۸۱۲، ص ۸۱۳، ص ۸۱۴، ص ۸۱۵، ص ۸۱۶، ص ۸۱۷، ص ۸۱۸، ص ۸۱۹، ص ۸۲۰، ص ۸۲۱، ص ۸۲۲، ص ۸۲۳، ص ۸۲۴، ص ۸۲۵، ص ۸۲۶، ص ۸۲۷، ص ۸۲۸، ص ۸۲۹، ص ۸۳۰، ص ۸۳۱، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳، ص ۸۳۴، ص ۸۳۵، ص ۸۳۶، ص ۸۳۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۹، ص ۸۴۰، ص ۸۴۱، ص ۸۴۲، ص ۸۴۳، ص ۸۴۴، ص ۸۴۵، ص ۸۴۶، ص ۸۴۷، ص ۸۴۸، ص ۸۴۹، ص ۸۵۰، ص ۸۵۱، ص ۸۵۲، ص ۸۵۳، ص ۸۵۴، ص ۸۵۵، ص ۸۵۶، ص ۸۵۷، ص ۸۵۸، ص ۸۵۹، ص ۸۶۰، ص ۸۶۱، ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶، ص ۸۶۷، ص ۸۶۸، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰، ص ۸۷۱، ص ۸۷۲، ص ۸۷۳، ص ۸۷۴، ص ۸۷۵، ص ۸۷۶، ص ۸۷۷، ص ۸۷۸، ص ۸۷۹، ص ۸۸۰، ص ۸۸۱، ص ۸۸۲، ص ۸۸۳، ص ۸۸۴، ص ۸۸۵، ص ۸۸۶، ص ۸۸۷، ص ۸۸۸، ص ۸۸۹، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۸۹۲، ص ۸۹۳، ص ۸۹۴، ص ۸۹۵، ص ۸۹۶، ص ۸۹۷، ص ۸۹۸، ص ۸۹۹، ص ۹۰۰، ص ۹۰۱، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳، ص ۹۰۴، ص ۹۰۵، ص ۹۰۶، ص ۹۰۷، ص ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۹۱۰، ص ۹۱۱، ص ۹۱۲، ص ۹۱۳، ص ۹۱۴، ص ۹۱۵، ص ۹۱۶، ص ۹۱۷، ص ۹۱۸، ص ۹۱۹، ص ۹۲۰، ص ۹۲۱، ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ص ۹۲۴، ص ۹۲۵، ص ۹۲۶، ص ۹۲۷، ص ۹۲۸، ص ۹۲۹، ص ۹۳۰، ص ۹۳۱، ص ۹۳۲، ص ۹۳۳، ص ۹۳۴، ص ۹۳۵، ص ۹۳۶، ص ۹۳۷، ص ۹۳۸، ص ۹۳۹، ص ۹۴۰، ص ۹۴۱، ص ۹۴۲، ص ۹۴۳، ص ۹۴۴، ص ۹۴۵، ص ۹۴۶، ص ۹۴۷، ص ۹۴۸، ص ۹۴۹، ص ۹۵۰، ص ۹۵۱، ص ۹۵۲، ص ۹۵۳، ص ۹۵۴، ص ۹۵۵، ص ۹۵۶، ص ۹۵۷، ص ۹۵۸، ص ۹۵۹، ص ۹۶۰، ص ۹۶۱، ص ۹۶۲، ص ۹۶۳، ص ۹۶۴، ص ۹۶۵، ص ۹۶۶، ص ۹۶۷، ص ۹۶۸، ص ۹۶۹، ص ۹۷۰، ص ۹۷۱، ص ۹۷۲، ص ۹۷۳، ص ۹۷۴، ص ۹۷۵، ص ۹۷۶، ص ۹۷۷، ص ۹۷۸، ص ۹۷۹، ص ۹۸۰، ص ۹۸۱، ص ۹۸۲، ص ۹۸۳، ص ۹۸۴، ص ۹۸۵، ص ۹۸۶، ص ۹۸۷، ص ۹۸۸، ص ۹۸۹، ص ۹۹۰، ص ۹۹۱، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، ص ۹۹۴، ص ۹۹۵، ص ۹۹۶، ص ۹۹۷، ص ۹۹۸، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰، ص ۱۰۰۱، ص ۱۰۰۲، ص ۱۰۰۳، ص ۱۰۰۴، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶، ص ۱۰۰۷، ص ۱۰۰۸، ص ۱۰۰۹، ص ۱۰۱۰، ص ۱۰۱۱، ص ۱۰۱۲، ص ۱۰۱۳، ص ۱۰۱۴، ص ۱۰۱۵، ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۱۸، ص ۱۰۱۹، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۲، ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۲۴، ص ۱۰۲۵، ص ۱۰۲۶، ص ۱۰۲۷، ص ۱۰۲۸، ص ۱۰۲۹، ص ۱۰۳۰، ص ۱۰۳۱، ص ۱۰۳۲، ص ۱۰۳۳، ص ۱۰۳۴، ص ۱۰۳۵، ص ۱۰۳۶، ص ۱۰۳۷، ص ۱۰۳۸، ص ۱۰۳۹، ص ۱۰۴۰، ص ۱۰۴۱، ص ۱۰۴۲، ص ۱۰۴۳، ص ۱۰۴۴، ص ۱۰۴۵، ص ۱۰۴۶، ص ۱۰۴۷، ص ۱۰۴۸، ص ۱۰۴۹، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۵۱، ص ۱۰۵۲، ص ۱۰۵۳، ص ۱۰۵۴، ص ۱۰۵۵، ص ۱۰۵۶، ص ۱۰۵۷، ص ۱۰۵۸، ص ۱۰۵۹، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۱، ص ۱۰۶۲، ص ۱۰۶۳، ص ۱۰۶۴، ص ۱۰۶۵، ص ۱۰۶۶، ص ۱۰۶۷، ص ۱۰۶۸، ص ۱۰۶۹، ص ۱۰۷۰، ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۷۲، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۷۴، ص ۱۰۷۵، ص ۱۰۷۶، ص ۱۰۷۷، ص ۱۰۷۸، ص ۱۰۷۹، ص ۱۰۸۰، ص ۱۰۸۱، ص ۱۰۸۲، ص ۱۰۸۳، ص ۱۰۸۴، ص ۱۰۸۵، ص ۱۰۸۶، ص ۱۰۸۷، ص ۱۰۸۸، ص ۱۰۸۹، ص ۱۰۹۰، ص ۱۰۹۱، ص ۱۰۹۲، ص ۱۰۹۳، ص ۱۰۹۴، ص ۱۰۹۵، ص ۱۰۹۶، ص ۱۰۹۷، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۹۹، ص ۱۱۰۰، ص ۱۱۰۱، ص ۱۱۰۲، ص ۱۱۰۳، ص ۱۱۰۴، ص ۱۱۰۵، ص ۱۱۰۶، ص ۱۱۰۷، ص ۱۱۰۸، ص ۱۱۰۹، ص ۱۱۱۰، ص ۱۱۱۱، ص ۱۱۱۲، ص ۱۱۱۳، ص ۱۱۱۴، ص ۱۱۱۵، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۱۷، ص ۱۱۱۸، ص ۱۱۱۹، ص ۱۱۲۰، ص ۱۱۲۱، ص ۱۱۲۲، ص ۱۱۲۳، ص ۱۱۲۴، ص ۱۱۲۵، ص ۱۱۲۶، ص ۱۱۲۷، ص ۱۱۲۸، ص ۱۱۲۹، ص ۱۱۳۰، ص ۱۱۳۱، ص ۱۱۳۲، ص ۱۱۳۳، ص ۱۱۳۴، ص ۱۱۳۵، ص ۱۱۳۶، ص ۱۱۳۷، ص ۱۱۳۸، ص ۱۱۳۹، ص ۱۱۴۰، ص ۱۱۴۱، ص ۱۱۴۲، ص ۱۱۴۳، ص ۱۱۴۴، ص ۱۱۴۵، ص ۱۱۴۶، ص ۱۱۴۷، ص ۱۱۴۸، ص ۱۱۴۹، ص ۱۱۵۰، ص ۱۱۵۱، ص ۱۱۵۲، ص ۱۱۵۳، ص ۱۱۵۴، ص ۱۱۵۵، ص ۱۱۵۶، ص ۱۱۵۷، ص ۱۱۵۸، ص ۱۱۵۹، ص ۱۱۶۰، ص ۱۱۶۱، ص ۱۱۶۲، ص ۱۱۶۳، ص ۱۱۶۴، ص ۱۱۶۵، ص ۱۱۶۶، ص ۱۱۶۷، ص ۱۱۶۸، ص ۱۱۶۹، ص ۱۱۷۰، ص ۱۱۷۱، ص ۱۱۷۲، ص ۱۱۷۳، ص ۱۱۷۴، ص ۱۱۷۵، ص ۱۱۷۶، ص ۱۱۷۷، ص ۱۱۷۸، ص ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص ۱۱۸۱، ص ۱۱۸۲، ص ۱۱۸۳، ص ۱۱۸۴، ص ۱۱۸۵، ص ۱۱۸۶، ص ۱۱۸۷، ص ۱۱۸۸، ص ۱۱۸۹، ص ۱۱۹۰، ص ۱۱۹۱، ص ۱۱۹۲، ص ۱۱۹۳، ص ۱۱۹۴، ص ۱۱۹۵، ص ۱۱۹۶، ص ۱۱۹۷، ص ۱۱۹۸، ص ۱۱۹۹، ص ۱۲۰۰، ص ۱۲۰۱، ص ۱۲۰۲، ص ۱۲۰۳، ص ۱۲۰۴، ص ۱۲۰۵، ص ۱۲۰۶، ص ۱۲۰۷، ص ۱۲۰۸، ص ۱۲۰۹، ص ۱۲۱۰، ص ۱۲۱۱، ص ۱۲۱۲، ص ۱۲۱۳، ص ۱۲۱۴، ص ۱۲۱۵، ص ۱۲۱۶، ص ۱۲۱۷، ص ۱۲۱۸، ص ۱۲۱۹، ص ۱۲۲۰، ص ۱۲۲۱، ص ۱۲۲۲، ص ۱۲۲۳، ص ۱۲۲۴، ص ۱۲۲۵، ص ۱۲۲۶، ص ۱۲۲۷، ص ۱۲۲۸، ص ۱۲۲۹، ص ۱۲۳۰، ص ۱۲۳۱، ص ۱۲۳۲، ص ۱۲۳۳، ص ۱۲۳۴، ص ۱۲۳۵، ص ۱۲۳۶، ص ۱۲۳۷، ص ۱۲۳۸، ص ۱۲۳۹، ص ۱۲۴۰، ص ۱۲۴۱، ص ۱۲۴۲، ص ۱۲۴۳، ص ۱۲۴۴، ص ۱۲۴۵، ص ۱۲۴۶، ص ۱۲۴۷، ص ۱۲۴۸، ص ۱۲۴۹، ص ۱۲۵۰، ص ۱۲۵۱، ص ۱۲۵۲، ص ۱۲۵۳، ص ۱۲۵

حضرت صفحہ ۳۳ سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی از علامہ بدر الدین احمد روضی قادری صفحہ ۲۹۰ نوری بکڈ پو پانچاٹلی وانا دور بار لاہور

اعلیٰ حضرت کا خاندان اصل میں دلی کا قدیمی خاندان تھا اور آپ کے پر وادا عمر سعادت علی خان صاحب کی وفات تک یہ سارا خاندان کبھی دلی سے باہر نہیں گیا تھا۔ آپ شوال ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۳ جون ۱۸۶۵ء بروز اتوار بوقت تشریف رانی بریلی (وہا نی بہارت) میں پیدا ہوئے۔ صرف ۳ برس کی عمر میں علوم دینیہ و عقیدہ کی تحصیل کر کے سند فراغ حاصل کی۔ چھاس فون پر آپ نے کتابیں لکھیں۔ آپ کے والد ماجد مولانا تقی علی خان اور وادا حضرت مولانا رضا علی خان نے آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ آپ کی تمام شاعری فہرست رسول مقبول (رحمۃ اللہ علیہ) کے لئے ہے اور کمال ادب و تفہیم کا شاہکار ہے۔ حقیقی معنی میں آپ شفیق رسول (رحمۃ اللہ علیہ) تھے۔ خاصیت بھی جس کے قائل ہیں۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء بروز جمعہ المبارک وصال فرمایا۔ بریلی میں آپ کا دوشہ مربع خاٹن ہے۔ (۳۶)

جناب عثمانیت اللہ صاحب

نیجنگ ڈائریکٹر تاج کبھی جناب عثمانیت اللہ صاحب لکھے ہیں :۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد عمر رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسلمان پاک و دین کے سب سے بڑے اکتوفی فرستہ یعنی اہل سنت و جماعت کے پیشوا مانے جاتے ہیں اس لحاظ سے ان کا ترجمہ سنی مسلمانوں میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔ تاج کبھی نے یہ ترجمہ لکھ سائزوں میں مختلف اقسام کے کاندھوں پر شائع کیا ہے۔ (۳۷)

شورش کاشمیری (ایڈیٹر چٹان لاہور)

تحریک فہم نبوت کے دوران غالباً ۱۹۴۳ء میں دہریہ کتبہ فکر کے مدرسہ اشاعت الاسلام انکم میں مولانا غلام اللہ خان اور دیگر علمائے دہرہ کی موجودگی میں جلسہ عام سے آقا شورش کاشمیری نے واضح الفاظ میں کہا تھا :۔

تحریک فہم نبوت میں علمائے دہرہ کی خدمات قابل ذکر ہیں لیکن بریلوی کتبہ فکر کے علاوہ و مشائخ کی خدمات کو فراموش کرنا سراسر نا انصافی ہے۔ فقہ مرزائیت کے

غلاف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید مرعلی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو فراموش کرنا تاریخ سے منہ موڑنا ہے بلکہ ان کی خدمات کو پیش یاد رکھا جائے گا۔ (۳۸)

ڈاکٹر انجیل۔ بی۔ خان (حافظ پیر خان)

(۱) مولوی احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) ۱۳ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی میں پیدا ہوئے۔ آپ اہل سنت و الجماعت کے مقدّر علماء روزگار میں سے تھے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ) بھی آپ کی علمی قابلیت اور فہمی مطہرات کے معترف تھے۔ علامہ اقبال (علیہ الرحمۃ) نے آپ کے متعلق مزید کہا تھا کہ اگر مولانا بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی طبیعت میں تندہ اور انتہا پسندی نہ ہوتی تو آپ اپنے وقت کے امام ابو حنیفہ (علیہ الرحمۃ) ہوتے۔

(۲) مولوی احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) نے بھی ترک مولاتا کے فتویٰ پر دھوکہ کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ مولانا شوکت علی (علیہ الرحمۃ) اور مولانا محمد علی (علیہ الرحمۃ) بذات خود مولوی احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ) کے پاس اس فتویٰ پر دھوکہ کھانے گئے تو مولوی احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) نے کہا کہ "ہماری سیاست مختلف ہے وہ یہ ہے کہ آپ "ہندو مسلم اتحاد" کے حامی اور موید ہیں جبکہ میں اس کے خلاف ہوں کمر میں آزادی کے خلاف نہیں ہوں"۔ (۳۹)

حکیم محمد سعید دہلوی

حکیم محمد سعید دہلوی (پیشین دور قائدین) نے اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے مقالات و تاثرات لکھے ہیں۔ خوف طوائف چہ اقتباسات پیش خدمت ہیں :

(۱) مولانا احمد رضا خان کا مقام بہت ممتاز ہے "ان کی علمی، دینی اور ملی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ انکی تصانیف ہمارے لئے بیش باعلا علمی درئے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (۴۰)

(۲) اسلامی فکر و شعور کو عام کرنے اور بے نام زندگی کو دین سے قریب تر لانے میں انہوں نے جو تاریخی کارنامہ سر انجام دیا ہے وہ فراموش نہیں کیا جاسکتا ان کا اخلاص اور ان کا جوش علمی سبق آموز ہے ان کی علمی تحریروں کی گہرائی اسلاف کی

ملی تھری بار دلائی ہے۔ (۶۸ ☆)

(۳) مولانا کا سب سے بڑا اور منفرد کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مشق نبوی (ﷺ) کو ایک قوت سے تعبیر کر کے مسلمانوں کے قلوب کو اس سوز و تپش سے معمور کر دیا۔ (۶۹ ☆)

(۴) مولانا شریعت و طہریت دونوں کے رموز سے آگاہ تھے اگر ایک طرف ان کے نقوی نے عرب و عجم میں ان کی ملی و دینی بصیرت کی دھاک بٹھا دی تھی تو دوسری طرف مشق رسول (ﷺ) نے ان کی نفسی شاعری کو فکر و فن کی بلندیوں پر پہنچایا تھا۔ (۷۰ ☆)

(۵) میرا تاثر یہ ہے کہ وہ اپنی ملی جامعیت کی وجہ سے قدم علماء کی لمبا سگی کر رہے تھے۔ ان کے لئے میرے دل میں احترام کا جذبہ ہے۔ (۷۱ ☆)

نوٹ : خدیجہ فصیل لکھنے کے سوا صرف احمد رضا کی ملی بصیرت شمولہ سادہ معارف رضا کراچی ۱۹۹۹ ص ۹۹ کا مطالعہ کریں

پروفیسر خالد شیر احمد دیوبندی

پروفیسر خالد شیر احمد دیوبندی فیصل آبادی نے اپنی حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے رد مزائیت کے نقوی (الودعہ) انتساب علی اسحاق (الکذاب) کے بارے میں اپنی آراء کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے :۔۔۔۔۔

"مولانا احمد رضا بریلوی کے نام نامی سے کون واقف نہیں علم و فضل اور تقویٰ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ذیل میں ان کا ایک نقوی (الودعہ) انتساب علی اسحاق (الکذاب ۱۳۳۰ھ) پیش کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے مرزا صاحب کے کفر کو بدلائل متعلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہے اس نقوی سے جہاں مولانا کے کمال علم کا احساس ہوتا ہے وہاں مرزا غلام احمد کے کفر کے بارے میں ایسے دلائل بھی سامنے آتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی ذی شعور مرزا صاحب کے اسلام اور اس کے مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔" (۷۲ ☆)

مزید لکھتے ہیں :۔۔۔۔۔

ذیل کا نقوی بھی آپ کی ملی استطاعت نفسی و ادنیٰ اور دینی بصیرت کا ایک تاریخی

شاہکار ہے جس میں آپ نے مرزا غلام احمد کے کفر کو خود ان کے دعویٰ کی روشنی میں نہایت دلائل طریقہ سے ثابت کیا ہے۔ یہ نقوی مسلمانوں کا وہ ملی و تحقیقی خزانہ ہے جس پر مسلمان جتنا بھی غور کریں کم ہے۔" (۷۳ ☆)

آپ کے درس و تدریس کے بارے میں لکھا کہ :۔۔۔۔۔

علوم و فنون سے فراغت کے بعد آپ نے ساری عمر تعقیف و تکلیف اور درس و تدریس میں بسر کر دی "مولوی صاحب نے تقریباً پچاس علوم و فنون میں کتب و رسائل تحریر کئے ہیں جو ان کی ملی استعداد کی منہ بولتی تصویر ہے۔ درس و تدریس کے میدان میں بھی بے شمار خلفاء ان سے مستفید ہوئے جن میں بعض بڑے بحر عالم تھے" (۷۴ ☆)

فنی شہر گوئی پر بھی آپ کو کمال حاصل تھا "خصوصاً فنت گوئی میں آپ کا شمار صف اول کے فنت گو شہرام میں ہوتا ہے ان کا اپنا ایک معرود ہے "قرآن سے میں نے فنت گوئی سیکھی" میں تو آپ نے ہر صنف شاعری میں طبع آزمائی کی لیکن جو رنگ اور جو لطف فنت گوئی میں ہے وہ کسی دوسری صنف میں نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی عام شاعری میں بھی ہر جگہ فنت کی جھلک نظر آتی ہے۔" (۷۵ ☆)

"ملکی سیاست میں بھی آپ اور آپ کے ہم عقیدہ علمائے کرام کا اچھا خاصہ حصہ ہے۔ ۱۳۳۰ھ میں تحریک خلافت کے بعد جب تحریک ترک مولات کا آغاز ہوا تو مولوی احمد رضا خان نے اس کی مخالفت کی کیونکہ آپ کے نزدیک کنار و مشرکین کے ساتھ اشتراط اور ان کے ساتھ سیاسی اتحاد خطرناک نتائج پیدا کر سکتا تھا۔" (۷۶ ☆)

مولوی احمد رضا خان صاحب کی تصانیف کا سلسلہ کافی وسیع ہے آپ کی تصانیف ایک ہزار سے تجاوز ہیں صرف ۳۶ برس کی عمر تک آپ کی تصانیف پچھتر (۷۷) تک پہنچ چکی تھیں ۔۔۔۔۔ نقوی لکھی میں آپ کو خصوصی دسترس اور خصوصی کمال حاصل تھا" (۷۸ ☆)

ڈاکٹر صالحہ عبد الحکیم شرف الدین

ڈاکٹر صالحہ عبد الحکیم شرف الدین صاحب نے اپنی شہرہ آفاق کتب "قرآن حکیم کے اورد تراجم" میں اپنی حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے ترجمہ قرآن (کنز الایمان) کے

عائن کے علاوہ آپ کی معجزی کیفیت کے بارے میں بہت کچھ لکھا چند مثالیں یہ ہیں۔

اولاً کل بیسویں صدی میں لکھے جانے والے مشہور ترجموں میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ بھی ہے۔ (۷۸۶) مولانا کی ذہانت اور علیت ان کے ترجمے سے خوب عیاں ہے۔ (۷۸۶)

مولانا احمد رضا خان کا ترجمہ بعض مقامات پر اپنے ہم عصر مترجمین کے ترجموں سے کہیں بہتر اور افضل ہے۔ (۸۰۶) مقام حیرت و استعجاب ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہے اور بامعنا بھی اس طرح گویا لفظ اور مادہ کا حسین ترین استخراج آپ کے ترجمہ کی بہت بڑی خوبی ہے پھر انہوں نے ترجمہ کے سلسلے میں بالخصوص یہ التزام بھی کیا ہے کہ ترجمہ لغت کے مطابق ہو اور الفاظ کے متعدد معانی میں سے ایسے معانی کا انتخاب کیا جائے جو آیات کے سیاق و سباق کے اعتبار سے موزوں ترین ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نہایت ذہین، نیک اور بحرِ علم تھے۔ ہندوستان میں ان کے برابر کے علماء اور مفسرین بہت کم گزرے ہیں ان کا ترجمہ پر خلوص اور سلیس ہے۔ مفسرین حلف نے اس ترجمہ کے حواشی میں افراط و تفریط کی ہے لیکن اس سے مولانا کی شان اور علیت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ (۸۱۶)

مولانا احمد رضا کثیرالکتابت مصنف ہیں۔ (۸۰۶)

ایک ماہرِ نثر نگار کے علاوہ مولانا بڑے ہادق شاعر بھی تھے۔ تاریخ اردو کی کتابوں نے ان کے ساتھ بنا ظلم کیا ہے ان کا تذکرہ اس باب میں نہیں کیا ان کا میدانِ نعت گوئی تھا۔

کدوں مدح اہلِ دولِ رضا پڑے اس بلا میں مری بلا  
میں گمراہوں اپنے کریم کا میرا دینِ پارہ ناں نہیں  
واقعی ان کی نعتوں کو پڑھ کر دہک کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ ممکن نقصِ جہن نہیں  
یہی پھولِ خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں  
ان کے کلام میں معنیت کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کی تقریباً تمام فنی خوبیاں اور

نزاکتیں موجود ہیں خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

یہی کہتی ہے بلبِ باغِ جنس کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں  
نہیں بند میں واصلِ شاہِ حدی مجھے شوقِ طبعِ رضا کی قسم  
مولانا احمد رضا کی نعت گوئی پر تذکرہ بذاتِ خود ایک علیحدہ موضوع ہے انہوں نے بہت لکھا اور بہت اچھا لکھا ہے۔ (۸۳۶)

جو ہر کلام یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان قمر عالم تھے 'علومِ دینیہ و نقلیہ و عقیدہ اور فنِ متاعِ پر و کمالِ دسترس حاصل تھی۔ بحیثیتِ فقیہ ان کا عالی مقام تھا۔ (۸۳۶)

قاضی احسان الحق اور سید ابو احمد سجاد بخاری

مولوی غلام اللہ خان پنڈوی کے جانشین قاضی احسان الحق کی زیرِ نگرانی اور سید ابو احمد سجاد بخاری کی زیرِ ادارت نکلنے والے رسالے میں ایک مضمون بعنوان "عاشقینِ مصطفیٰ" شہسوارِ حسرتی غیرت کماں لگی؟" شائع ہوا جس میں قاضی بریلوی قدس سرہ کے ایک فتویٰ ردِ الرفقہ کا آخری حصہ یوں درج کیا گیا۔ (۸۵۶)

دشمنِ رسالت مآب ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اعلیٰ حضرت قاضی بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا فتویٰ : -----

"ہائیکہ ان را قتل" حرمائیں (شیعوں) کے بارے میں حکم قطعی اعلیٰ یہ ہے کہ وہ علیٰ العلوم مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا زنجیرِ مراد ہے ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ فاضلِ زنا ہے۔ حواضِ اللہ مردِ رافضی اور عورتِ مسلمان ہو تو یہ سخت قہر آملی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولادِ ولدِ الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو شرعاً والدِ الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مرد کی۔ زنانہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ، بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی بیباں تک کہ خود اپنے ہم مذہبی رافضی کے ترکے میں اس کا املا کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عام جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سمجھ کر کبیرہ اشد حرام ہے جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کہ ہر کچھ بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا جماع تمام



انہر دین خود کافر اور ہے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو مجبوش ہوش شنیں اور اس پر عمل کر کے سچے مسلمان بنیں۔۔۔۔۔

واللہ توفیق و قلدہ بعلہ و تعالیٰ اعلم و علہ جل مجدہ اتم و احکم کتبہ  
مہرہ المذنب احمد رضا بریلوی (رد المحتار ص ۳۲ (۸۶۶)

اس فتوے پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں لکھا۔۔۔۔۔

اہل سنت بھائی! آپ نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا فتویٰ اوپر ملاحظہ کیا مگر تصویر کا دردناک پہلو یہ ہے کہ خود کو فخریہ اہل سنت بریلوی کہنے والے بعض علماء نہ صرف یہ کہ شیعوں سے میل جول اور سابی تعلقات رکھنے میں پیش پیش ہیں بلکہ ان کی مجالس جلوس اور کانفرنسوں کی زینت بنتے ہیں اور فطنی جیسے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ انسان نے علی الاطلاق حضور نبی اکرم (ﷺ) کو اپنے مشن میں ہاکم تالا ہے۔ (حوالہ پمفلٹ اتحاد و یک جہتی باشرخانہ فرہنگ ایران مکتان) اس کو جتہ الاسلام و المسلمین کا لقب دے کر عزت و تکریم کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اعلیٰ حضرت بریلوی (قدس سرہ) نے ایسے علماء کو "بد مذہب" اور "جہنی" لکھا ہے (ص ۸۷)

(نوٹ : شیخہ نواز ملہ کو سنی بریلوی کہنا نہ صرف ہے وقتی اور بہالت ہے بلکہ اہل سنت و جماعت کی توہین کے حتراف ہے (صاف))

اسی طرح ماہنامہ تعلیم القرآن کے ایک دوسرے شمارے میں مفتی غلام رسول صاحب کا مقالہ بعنوان "مخلل اندازی نماز کے متعلق اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب" شائع ہوا۔ یہ مقالہ نو صفحات پر مشتمل ہے، مقالے کا صرف ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔۔۔۔۔

"صورت مسئلہ میں خلل اندازی نماز کے متعلق حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قاضی بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی مذہب کے متعلق دریافت کیا گیا۔ ان کا اپنا ذاتی مذہب کوئی خود ساختہ نہیں بلکہ مسئلہ مذکورہ میں ان کا مذہب وہی ہے جو ان کے امام مستقل مجتہد مطلق امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے" (ص ۸۶)

مولوی محمد اکرم صاحب اور حافظ عبد الرزاق ایم اے

مولوی محمد اکرم صاحب (سرپرست دارالعرفان، ستارہ جہلم) کی زیر سرپرستی اور حافظ عبد الرزاق ایم اے کی زیر ادارت نکلے والے ماہنامہ الرشید پکوال میں ابو سعید کا حقلہ "صفت رسول مقبول (ﷺ)" شائع ہوا جس میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کا ذکر خیر بھی شامل ہے۔

شعر دراصل ہے وہی صحت  
نہننے ہی دل میں اثر جائے  
اہل دل اور اہل درد اور اہل صفائی نعتوں میں یہ اثر لانا پایا جاتا ہے کہ ان نعتوں کے پڑھنے سے نبی کریم (ﷺ) اور اللہ تعالیٰ سے محبت ضرور پیدا ہو جاتی ہے خواہ کسی درجے کی ہو اور اس درجے کا انحصار پڑھنے والے کے علوم پر ہے۔  
اب ہم چند ایسی نعتیں درج کرتے ہیں (۸۶۶)

مولانا احمد رضا خان بریلوی ص ۳۳

فیش ہے  
آپ پیاروں کے تجسس میں ہے دریا تیرا  
(۹۰۵)

الخارج ظہور حسین

ادارہ اسلامیہ کالیہ فوبہ نیک سنگھ کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب میں لکھتے ہیں :

"حقیقت یہ ہے کہ قاضی بریلوی تکفیر مسلم میں بے حد محتاط تھے، چنانچہ ایک صاحب نے تکفیر مسلم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ جواب مرحمت فرمایا :  
بلور سب شتم کما تو کافر نہ ہوا، تمناکار ہوا اور اگر کافر جان کر کما تو کافر" (المعقظ حصہ سوم ص ۴)

قاضی بریلوی کی اعتقاد تکفیر کا عملی طور پر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی بعض عبارات پر سخت گرفت کی اور اس سلسلہ میں رسالہ تحریر فرمایا "سبیل السبوح من مہب کذب مقبول" بلاخری تحریر فرمایا : "ملائے عقابین"

انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے" اس طرح ایک اور رسالہ میں تحریر فرمایا.....  
 "ہمارے نزدیک مقام اعتقاد میں الکفا (یعنی کافر کہنے) سے کف سالن (یعنی زبان  
 روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب" (الکوشبہ ۱ شعبانہ ۱۸۸۸ء) اسی موضوع پر سلاہ السوف  
 الهندیہ "۱۰۰۰" العار انحاء البری وغیرہ کتابیں لکھی ہیں۔

مختلف حوالہ جات کے مطالعہ اور تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل بریلوی بیٹے  
 بھائے خواہ مخواہ کسی کو کافر نہ کہتے تھے۔

قارئین کرام نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت پروانہ شمع  
 رسالت مجدد مآء حاضرہ الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سنی وہ عظیم  
 الشان اور پروانہ ہستی ہیں کہ اپنے تو اپنے فیروں اور مخالفوں کو بھی ان کی علمی  
 جلالت کے آگے اپنی جبین غیاز جھکانے پر مجبور ہونا پڑا اور انھوں نے اپنے اپنے طور  
 پر اس مقبری کو خراج تحسین پیش کیا۔

مختلہ تعالیٰ اسی طرح تمام اکابر و اساتذہ بریلویوں بلکہ علمائے عرب و عجم نے بھی  
 ہمارے امام امام الہدایت کے تجرعلی اور قناتیت کا اعتراف کیا ہے

ایک دفعہ صدر اعلیٰ فاضل مراد آبادی نے امام الہدایت سے عرض کی کہ حضور غری  
 کے ساتھ دہائیوں دہائیوں کا رد فرمائیں تو آپ مولانا کی یہ منظرین کر آجیدہ  
 ہو گئے۔ اور فرمایا :

مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوئی اور میرے آقا و مہدی  
علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں اور تہیں اور میں اپنے ہاتھ سے  
 ان گستاخوں کا سر قلم کرتا۔ لیکن تلوار سے کام لیتا تو اپنے اعتقاد میں نہیں۔ ہاں اللہ  
 تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم کے ذریعے شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد  
 اس لئے کرتا ہوں تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بد زبانی کرنے والوں کو  
 اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر جھ پر غصہ آئے۔ پھر جمل جہن کر بجھے گامیاں دینے لگیں  
 اور میرے آقا و مہدی کی شان میں گامیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے  
 آباء و اجداد کی عزت و آبرو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلیل کے لئے سربو  
 جائے (سوانح امام احمد رضا بریلوی)

بھان اللہ قربان جائے اعلیٰ حضرت کے مشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ رسول  
 کی عزت و ناموس کے کئے اعلیٰ تمکبان تھے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی اس شدت کے  
 چند پچھنے حمایت فرمائے (آمین)

آخر میں ان حضرات سے درودمانہ التماس ہے جو کہ حکومتی سطح تک رسائی  
 رکھتے ہیں یا جو اپنے حلقہ احباب میں کچھ کرنے کی اہلیت یا اعتبار رکھتے ہیں خدا را!  
 اب بھی وقت ہے تاریخ اور تاریخ دانوں نے امام الہدایت کے ساتھ جو انصافی کی ہے  
 نہ اس کا ازالہ کرنے کی کوئی سبیل کیجئے تاریخ کے صفات پر جہاں نظر ڈالئے ان  
 حضرات کو جو کہ سراسر گستاخ رسول اور پاکستان دشمن تھے کو ہیرو بنا کر پیش کیا گیا ہے  
 جب کہ دنیاۃ اسلام کی اس عظم الشان ہستی کے ساتھ ایسی بے اعتنائی برتی گئی ہے  
 کہ جس کی مثل کسی دوسرے ملک کی تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔ انصاف کا اس سے  
 زیادہ خون کیا ہوگا کہ جس کا ایک ایک شعر سونے میں تولے کے قاتل ہے اس کی کوئی  
 نعت یا نظم کسی بھی درسی کتاب میں شامل نصاب نہیں اسی سے زیادہ اندھیر کیا ہوگا  
 کہ جہاں ضلالتی کتابوں میں سرید احمد خان "مید سلیمان عدوی" "داکنز اقبال" ہائی پاکستان  
 محمد علی جناح وغیرہ کا ذکر ہے وہاں اعلیٰ حضرت جیسی شخصیت سے پہلو جی کی گئی ہے  
 علامہ اہل الذکر تمام شخصیات بھی اعلیٰ حضرت کی عظمت کے قاتل تھے۔ اب بھی  
 وقت ہے کہیں ایمان نہ ہو کہ کل ہندو عظیم سے اس بے اعتنائی و بے رخی کا سبب  
 پر مجھا جائے اور ہم سے کوئی خواب نہ بن پڑے۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے  
 نقوش پا پر کامن رہنے کی قیمتی عطا فرمائے اور ہمیں ان کے مسلک و تعلیمات کا زیادہ  
 سے زیادہ پرچار کرنے کی ہمت و قوت دے اور ان کی قبر برازور پر کروڑوں کروڑ رحمت  
 و رضوان کی بارش فرمائے۔ اور ہمیں ان کی شخصیت کی کماحقہ پہچان اور پرچار کی  
 توفیق حمایت فرمائے (آمین)

وال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ  
 حکمت اعلیٰ حضرت پر لاکھوں سلام

۳۱

(۲۴) یاسین اختر مصباحی: مولانا: امام احمد رضا اہلب علم و دلائل کی تقریریں مطبوعہ کراچی

۱۳۸۸ھ

(۲۵) محمد عمر فاروق: حافظ: امام احمد رضا عظم المرتبت: جلیل القدر شاعر مطبوعہ لاہور سن

۱۴۰۰ھ

(۲۶) ہدایت شباب حرمش رحیم خاں: "فرمان دوران قبر" ج ۱ شمارہ نمبر ۱۰ سن ۱۴۰۰ھ

۱۳۴۵ھ

(۲۷) ہدایت الرحمن کھنڈر: "اکت" جبرسن ۱۹۸۷ھ سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۲۸) محمد بہاء الحق: قاضی احمد اکبر مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۲۹) محمد یاسین اختر مصباحی: مولانا: امام احمد رضا اہلب علم و دلائل کی تقریریں مطبوعہ کراچی

۱۳۷۰ھ

(۳۰) ایضاً سن ۱۳۸۰ھ

(۳۱) محمد مسعود احمد: پروفیسر: قاضی بریلوی شاہ مجازی کی تقریریں مطبوعہ لاہور سن

۱۳۷۰ھ

(۳۲) محمد یاسین اختر مصباحی: مولانا: امام احمد رضا اہلب علم و دلائل کی تقریریں مطبوعہ

کراچی سن ۱۳۷۰ھ

(۳۳) محمد مسعود احمد: پروفیسر: قاضی رسول مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۳۴) ابو داؤد: محمد صادق: مولانا: اسپن گز انجمن مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۳۵) محمد مسعود احمد: پروفیسر: قاضی بریلوی اور ترک مولوات مطبوعہ لاہور ۱۳۷۰ھ سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۳۶) محمد مسعود احمد: پروفیسر: قاضی بریلوی اور ترک مولوات مطبوعہ لاہور ۱۳۷۰ھ سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۳۷) علامہ سرور قادری: مفتی الشاہ احمد رضا خان بریلوی مطبوعہ ساجیوال سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۳۸) سوسائٹل راولپنڈی: ابریل سن ۱۳۷۰ھ سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۳۹) محمد یاسین اختر مصباحی: مولانا: امام احمد رضا اہلب علم و دلائل کی تقریریں مطبوعہ کراچی

۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۴۰) محمد الفوج احمد: قاضی: افتخار امت دہلوی: بریلوی کا اہم قضا: مطبوعہ

راولپنڈی سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۴۱) طاقت: مولوی رشید احمد گنگوہی کا لکھری دہلی مطبوعہ کراچی

۱۳۷۰ھ

(۴۲) گوکب نورانی: "اکاڈمی" مولانا: سفید سیاہ مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۴۳) یاسین اختر مصباحی: مولانا: امام احمد رضا اور مدد برجات و سگرات مطبوعہ لیکن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۴۴) محمد حسین انصاری: "انکر: حیات طیبہ مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۴۵) ہدایت الخیر ساجیوال: ربیع الربیع سن ۱۳۷۰ھ سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

(۴۶) محمد مراد احمد: "شیخ" مولانا: خیابان رضا مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ

۱۳۷۰ھ

## حواشی کتاب

- (۱) طاقت: مولوی حسین احمد علی کی کتاب: اشباب نقاب
- (۲) تفصیل کے لئے طاقت: پروفیسر محمد مسعود احمد دھک کی کتاب: امام احمد رضا اور عالمی جامعات: مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ
- (۳) حضرت طاقت: سید محمد ماست علی قادری: "خطبہ استیعاب" امام احمد رضا کانفرنس: مشفقہ اسلام ٹیپو ۱۳۸۸ھ سن ۱۳۷۰ھ
- (۴) محمد مسعود احمد: "پروفیسر: مدنی کی ایک حکیم شخصیت" مطبوعہ لاہور ۱۳۸۸ھ سن ۱۳۷۰ھ
- (۵) ہدایت الخیر ساجیوال: لاہور جون ۱۳۷۰ھ سن ۱۳۷۰ھ
- (۶) محمد مسعود احمد: "پروفیسر: مسعود دہلوی" مطبوعہ لاہور ۱۳۸۸ھ سن ۱۳۷۰ھ
- (۷) تفصیل کے لئے طاقت: (۱) امام احمد رضا اور عالم اسلام مطبوعہ کراچی (۲) قاضی بریلوی طاقت: مجازی کی تقریریں مطبوعہ لاہور
- (۸) مکتوب: سید محمد حسین شاہ بخاری: نام راقم الحروف: محمد ۱۳۷۰ھ
- (۹) محمد بہاء الحق: قاضی احمد اکبر مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۰) انص احمد: مدنی: حکیم: مسلک اختلاف مطبوعہ کراچی سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۱) عبدالحکیم اختر شاہکیں: پوری: مولانا: اعلیٰ حضرت کا قاضی مقام مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۲) محمد بہاء الحق: قاضی: احمد اکبر مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۳) کوثر یازدی: امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ ایک ہمہ جہت شخصیت مطبوعہ کراچی سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۴) محمد مسعود احمد: پروفیسر: سرکاج: اقتصاد مطبوعہ لاہور سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۵) کوثر یازدی: امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ ایک ہمہ جہت شخصیت مطبوعہ کراچی سن ۱۳۷۰ھ
- (۱۶) ظیل اشرف: اعلیٰ ظیل العلماء: طمانچہ: نجواب دھاک مطبوعہ ساجیوال ۱۳۷۰ھ
- (۱۷) ظیل اشرف: اعلیٰ ظیل العلماء: طمانچہ: نجواب دھاک مطبوعہ ساجیوال ۱۳۷۰ھ
- (۱۸) ظیل اشرف: اعلیٰ ظیل العلماء: طمانچہ: نجواب دھاک مطبوعہ ساجیوال ۱۳۷۰ھ
- (۱۹) ظیل اشرف: اعلیٰ ظیل العلماء: طمانچہ: نجواب دھاک مطبوعہ لاہور ۱۳۷۰ھ
- (۲۰) ظیل اشرف: اعلیٰ ظیل العلماء: طمانچہ: نجواب دھاک مطبوعہ ساجیوال سن ۱۳۷۰ھ
- (۲۱) ظیل اشرف: اعلیٰ ظیل العلماء: طمانچہ: نجواب دھاک مطبوعہ ساجیوال ۱۳۷۰ھ
- (۲۲) مرقعہ حسن دہلوی: مولانا: اشرف: اعلیٰ مظیل: کذاب مطبوعہ دہلی سن ۱۳۷۰ھ
- (۲۳) یاسین اختر مصباحی: مولانا: امام احمد رضا اہلب علم و دلائل کی تقریریں مطبوعہ کراچی

- (۱۵) مکتوب گرامی صاحبزادہ محمد عبدالغفور رضوی بنام راقم الحروف نمبر ۸ فروری سن ۱۳۳۷  
(۱۶) ایچ۔ بی۔ خان: (انگریز: برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار) مطبوعہ لاہور، سن ۱۹۸۵ء ص ۱۵۲
- (۱۷) مجتہد امام احمد رضا کائناتیں مطبوعہ کراچی سن ۱۹۸۸ء ص ۱۵  
(۱۸) مجتہد امام احمد رضا کائناتیں مطبوعہ کراچی سن ۱۹۸۶ء ص ۳۳
- (۱۹) ایضاً سن ۱۹۸۸ء ص ۳۳  
(۲۰) محمد سید احمد چشتی: سوانح خیابان رضا دانشوروں کی نظر میں مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ص ۳۳  
(۲۱) اعجاز اشرف انجم بنگالی: خوابہ امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں ۱۹۸۶ء ص ۳۳  
(۲۲) خالد شیر احمد: پروفیسر: آغا خانہ کادانیت مطبوعہ لاہور سن ۱۹۸۷ء ص ۲۵۵
- (۲۳) ایضاً ص ۳۲۰  
(۲۴) خالد شیر احمد: پروفیسر: آغا خانہ کادانیت مطبوعہ لاہور سن ۱۹۸۷ء ص ۲۵۶
- (۲۵) ایضاً ص ۲۵۷  
(۲۶) ایضاً ص ۲۵۸  
(۲۷) ایضاً ص ۳۳۰  
(۲۸) صاحبہ عبدالغفور شرف الدین: (انگریز: قرآن حکیم کے اردو تراجم) مطبوعہ کراچی سن ۱۹۸۸ء ص ۳۵
- (۲۹) ایضاً ص ۳۲۸  
(۳۰) ایضاً ص ۳۲۸  
(۳۱) صاحبہ عبدالغفور شرف الدین: (انگریز: قرآن حکیم کے اردو تراجم) مطبوعہ کراچی سن ۱۹۸۸ء ص ۳۲۳
- (۳۲) ایضاً ص ۳۳۰  
(۳۳) ایضاً ص ۳۳۱  
(۳۴) ایضاً ص ۳۳۲  
(۳۵) ایضاً ص ۳۳۳
- (۳۶) دکنی نرجس کو اپنے اکابر سے حقیقت اعلیٰ حضرت طبع الرمہ کے فتویٰ کو بھی روانہ فرمادی  
سے تسلیم کر لینا چاہتے تھے کہ فساد امت کا جو پروا ان کے اکابرین نے بولا تھا اسے کچھ جاننے  
اور مسلمانوں میں تفریق قلم ہو سکے۔ (ادارہ)
- (۳۷) عبدالغفور شرف الدین: (انگریز: قرآن حکیم کے اردو تراجم) مطبوعہ کراچی سن ۱۹۸۸ء ص ۳۲۳  
(۳۸) ایضاً ص ۳۳۳  
(۳۹) ایضاً ص ۳۳۳  
(۴۰) ایضاً ص ۳۳۳

- (۴۱) نور محمد قادری سید غلام: اعلیٰ حضرت کی شاعری: ایک نثر مطبوعہ لاہور سن ۱۳۳۷ء ص ۳۷  
(۴۲) مولانا حق نواز جھنگوی کی جلد دوم اور ان کا نصب العین مطبوعہ جھنگ سن ۱۹۸۸ء ص ۲۸
- (۴۳) امیر عزیمت: 'پہلی سطر' و حرکات مطبوعہ جھنگ ص ۱  
(۴۴) اعلیٰ حضرت و البصائر: علماء بریلی کے تاریخ ساز قادری سید جھنگ ص ۳  
(۴۵) جہانگیر شیعہ کے کافر ہونے میں شک کرنے وہ خود کافر ہے (انتشار)  
(۴۶) ارشد الحق قاضی: سوانح: امام ابو حنیفہ طبع الرمہ کی تعلیمات مشہورہ روزنامہ جنگ  
پتھریں شریعت میں ایضاً  
(۴۷) محمد منظور نعمانی: مولانا: حقیقت فیصلہ مطبوعہ لاہور ص ۸۸  
(۴۸) جہانگیر شیعہ کے کافر ہونے میں شک کرنے وہ خود کافر ہے۔ (انتشار) مطبوعہ ایجنس  
سپاء صحابہ پاکستان  
(۴۹) محمد طیب قاضی قادری: ملائے کرام کی تہذیب کسی صورت میں جاتو نہیں۔ مطبوعہ  
کراچی ۱۹۸۳ء ص ۵
- (ب) محمد اودیس ہو شیار چوری: تعلیمات حکیم الاسلام صدر سوم مطبوعہ ملتان ص ۲۷۵  
(۵۲) محمد فیض احمد فیض: فیض الطوبی: امام احمد رضا طبع الرمہ دواست بریلو کے علماء و  
مفتیوں کی نظر میں  
(۱) ایضاً فیض امام بریلو: اگست سن ۱۹۸۸ء ص ۲۲  
(۲) اعجاز اشرف انجم بنگالی: خوابہ امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں مطبوعہ کراچی سن ۱۹۸۶ء ص ۱۵۵
- (۵۳) مجتہد امام احمد رضا کائناتیں کراچی سن ۱۹۸۸ء ص ۳۳  
(۵۴) محمد الدین دہلوی: قاضی: غلطی: زور مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۸۸ء ص ۳۳  
(۵۵) لاکھ ہو: افادہ سوانح: مولانا: ایمان پور یادیں مطبوعہ ملتان سن ۱۹۸۶ء  
(۵۶) عشق عالم حسین: (انگریز: سوانح) مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ لٹریچر ص ۵  
(۵۷) محمد سید احمد چشتی مولانا: جہان رضا مطبوعہ لاہور سن ۱۹۸۸ء ص ۳۶۷  
(۵۸) سکر حسین: قاضی: بیانات الادارین بھمبر علی شہادت اکسین (انتشار) مطبوعہ  
لاہور سن ۱۳۳۷ء ص ۵۲۹-۵۳۰
- (۵۹) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۰) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۱) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۲) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۳) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۴) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۵) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۶) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۷) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۸) ایضاً ص ۵۲۹  
(۶۹) ایضاً ص ۵۲۹  
(۷۰) ایضاً ص ۵۲۹

## کلمہ کفر محمد (ﷺ) غیب کیا جانیں

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے..... **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَقَدْ لَكُمُ الْكُفْرُ وَكَفَرُوْا بِعَدْلِ اٰمِلِيْهِمْ** (پ ۱۲، ع ۲۱ سورہ التوبہ)

”خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ ہے شک یہ کفر کا پیل بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔“

ابن جریر اور طبرانی اور ابوالشیخ و ابن مردودہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ (ﷺ) ایک بڑے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا معترب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرفی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ (ﷺ) نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اناری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمان کا مدعی کہ وہ بار کا کلمہ ہو، کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے :

وَلَنْ يَّسْلَمْتَهُمُ لِقَوْلٍ اٰمَنَّا كُنَّا نَعُوْذُ وَنَعْلِبُ قُلُ اٰمِلِهِمْ وَلِهٰذَا وُصُوْلُهُ كَتَمُ تَسْمِيْهِمْ لَا تَعْتَدُوْا لَدُنْكُمْ بِعَدْلِ اٰمِلِيْهِمْ (پ ۱۲، ع ۳۰ سورہ التوبہ)

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو پستی نبی مکمل میں تھے، تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آجیوں اور اس کے رسول سے عصا کرتے تھے، ہمارے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ امام جلیل تفسیر خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں۔

لَقَدْ لَقِيَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰی وَلَنْ يَّسْلَمْتَهُمْ لِقَوْلٍ اٰمَنَّا كُنَّا نَعُوْذُ وَنَعْلِبُ قُلُ رَجُلٍ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ بِحَسْبُنَا مُحَمَّدٌ اِنْ نَقَلَهُ لِقَوْلٍ اٰمَنَّا كُنَّا وَبِاٰمِلِيْهِمْ وَنَعْلِبُ

یعنی کسی شخص کی اونٹنی تم ہو گئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا ہر (ﷺ) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، ہر غیب کیا جانیں؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اناری کہ کیا اللہ و رسول سے عصا کرتے ہو، ہمارے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۳۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۳)

مسلمان دیکھو ہر (ﷺ) کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ کہی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ ہمارے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

## اقوال اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ)

(۱) جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے اللہ نجات کی راہ نکل دے گا اور اسے دہاں سے روڈی دے گا جہاں اس کا گناہ بھی نہ ہو۔

(۲) اولیاء اللہ کی بچے دل سے بڑی کرنا اور مشقت کرنا کسی دن دلی اللہ کر دیتا ہے۔

(۳) نعت کہنا گوار کی دعا پر چلتا ہے۔

(۴) جس کا ایمان پر غائب ہو گیا اس نے سب کچھ ہلایا۔

(۵) جس سے اللہ و رسول (ﷺ) کی شان میں اتنی توہین پاؤ پھر تمہارا کیا ہی چارہ آئیں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔

## شیخ الاسلام والمسلمین

## منقبت

خود شہد علم کی کار درخش ہے کج بھی  
سینوں میں ایک سوزش پنہا ہے کج بھی  
اور کفر تیرے ہم سے لڑاں ہے کج بھی  
ابھو رضا کی شمع فروزاں ہے کج بھی  
علوم حق کی حق تو جیوں ہے کج بھی  
جب علم خود ہی سرگرمیوں ہے کج بھی  
عالم جہمی تو سارا پریشاں ہے کج بھی  
سولہ تشدد حق دہاں ہے کج بھی  
شعر و لہجہ کی راف پریشاں ہے کج بھی  
مدح رضا حضور پہ قرآن ہے کج بھی  
جو مخزن طراوت ایمان ہے کج بھی  
ہمیں مصطفیٰ کا وہ گہراں ہے کج بھی  
راضی رہنا سے صاحب قرآن ہے کج بھی  
حقوں کے سرفرازاں ہے کج بھی  
لفظ و کرم کا آپ کے دہاں ہے کج بھی  
بلبل چمن میں یوں تو غزل خواں ہے کج بھی

ابھو رضا کا تہاں گشتاں ہے کج بھی  
مرور ہوا وہ مود مجاہد چلا گیا  
ایمان پادشاہ ہے طراوت کی لہجوں  
سب لوں سے جتنے دہاں کے گل ہو گئے چراغ  
کس طرح اسنے علم کے دریا بہا دئے  
مقدم اہل علم نہ ہوں کیوں تیرے لئے  
عالم کی موت کہتے ہیں عالم کی موت ہے  
مشق حبیب پاک میں لکھا ہوا کلام  
جب تم کہا گئے کہ مدق محفل چلی گئی  
بعد وصل مشق نبی اکم میں ہوا  
مجموعی دہاں میں اللہ و محبت رسول کی  
جو علم کا خزینہ کنہوں میں ہے تیری  
خدمت قرآن پاک کی وہ لادواں کی  
نہ اپنے فیس سے اب کلم کہتے  
دانشگاہ کیوں ہوں پریشان ان پہ جب  
تم جن تھے جن کی جان وہ جان کیں

جان داران محمد کا پہ سارا تھا  
دشمن مصطفیٰ سے مر بھر لڑتا تھا  
جو ہے گشتیج نبی ایمان میں ہے اس کے پاس  
جس اہل کا نہ اس قادی کو تھا خوف و ہراس  
جان ایمان ہیں محمد مصطفیٰ اس نے کہا  
تیک بے غل سے محبت احرام لولیا  
درب ابھو رضا میں کچھ میں اس کے سوا  
اس کے علم و فضل کا ڈنکا ہمیں بھر میں بجا  
وہ ہمد اس صدی کا میری اس دور کا

کاہ دست گریں مصطفیٰ ابھو رضا  
فکر دلوگن شہد دین کا چیتا  
حب محبوب خدا ہے لہجہ ایمان کی لہجہ  
وہ محمد کا چلتی خوش کا وہ پرے دار  
ہے فدائے مصطفیٰ سب سے بڑا پھر مصطفیٰ  
مشق ابھو حب اہل بیت و اصحاب رسول  
نسبت نیکی سے ہے فوز و فلاح دوسرا  
سر گندہ عارفان دیدہ دہاں کا شیدا  
بندہ باری تعالیٰ اور عبد مصطفیٰ

دولہ انگیز و ذلیل ہوا ہے اس کا ذکر خبر

ہم شوقِ انصاف ہے اس کی حکایت کے بلیر

طارق سلطان پوری

حسن ابدال

مرا سر ہمار جھکا ہے اس لئے  
علم و محفل پہ تپ کا اصل ہے کج بھی